REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT No. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علٰی رسولہ الکریم
وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۶

شمارہ ۴۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:۔ محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:۔ جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۱۹ ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ | یکم فتح ۱۳۵۶ ہش | یکم دسمبر ۱۹۷۷ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۸ نبوت (نومبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ البتہ کینیڈا سے آنے والے ایک دوست مکرم حمید اللہ شاہ صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عید الاضحیہ کی نماز پڑھائی اور مختصر خطبہ ارشاد فرمایا۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۸ نبوت (نومبر)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی انشاء اللہ ۳۰ نومبر کو ربوہ کے سفر سے واپس قادیان تشریف لا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہے۔
اَللّٰھُمَّ آمین

زیارتِ صالحین اور علمِ دین حاصل کرنے کی خاطر سفر کرنا موجبِ ثوابِ کثیر اور اجرِ عظیم ہے

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت اور عظیم الشان اغراض و مقاصد

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رُوح پرور ارشادات کی روشنی میں!

قادیان میں جماعت احمدیہ کا چھیاسیواں ۸۶ جلسہ سالانہ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۵۶ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۷۷ء منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ احباب جماعت کو اس سراسر روحانی اجتماع میں شریک ہونے اور اس سے کماحقہٗ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس عظیم الشان جلسہ کی عظمت و اہمیت سے کماحقہٗ استفادہ کرنے کے بارے میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم کی محبت دل پر غالب آجائے۔ اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق و شوق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کیلئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہو گی۔ اور چونکہ ہر ایک کیلئے بباعث ضعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کیلئے آوے کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے اوپر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں چند روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت اور عدمِ موانع تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔

- اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔
- نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو گی اور حتی الوسع بارگاہِ ارحم الراحمین میں کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے۔ اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔
- ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہو گا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔
- جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے مغفرت کی جائے گی۔
- تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہِ حضرت عزت جل شانہٗ کوشش کی جائے گی۔

اور

- اس روحانی جلسہ میں اور بھی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہو گا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔ اور اگر تدابیر اور قناعت شعاری سے تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا وقت سرمایہ میسر آجائے گا۔ گویا سفر مفت میسر ہو جائے گا۔"

(آسمانی فیصلہ)

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۶ ہش (۱۹۷۷ء) کو منعقد ہو گا!!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۶ ہش (۱۹۷۷ء) کو منعقد ہو گا۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کو مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع سے مستفید ہو سکیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

جماعتِ احمدیہ تبلیغی میدان میں

ہر میجسٹی ملکۂ سپین "ڈونا صوفیہ" کو تبلیغِ اسلام

چالیس منٹ تک اسلام اور احمدیت کے متعلق تبادلہ خیالات

مبلغِ سپین نے ملکہ کی خدمت میں قرآن مجید، اسلامی لٹریچر اور ایک تبلیغی خط پیش کیا!

سپین میں مقیم مبلغِ اسلام مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر نے اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ مورخہ ۲۲ اکتوبر ۷۷ء کو ملکۂ سپین DONA SOFIA سے اُن کے محل میں ملاقات کی اور چالیس منٹ تک خوشگوار ماحول میں اسلام و احمدیت کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔ اسی نشست میں مولانا صاحب نے ملکہ ممدوحہ کی خدمت میں قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا۔ اور ساتھ ہی ایک مختصر مگر جامع تبلیغی خط بھی۔ اور اس طرح تبلیغِ حق کا فریضہ احسن رنگ میں ادا کرنے کی سعادت حاصل کی — اس تبلیغی خط اور ملاقات کی جو تفصیل مکرم مولانا صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں تحریر کی ہے وہ بعینہٖ درج ذیل ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اِس تبلیغ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے ——— (ایڈیٹر بدر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم　　و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

دل و جان سے عزیز ترین نہایت ہی پیارے محسن آقا!

اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع شموس طالعہ!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

اللہ تعالیٰ حضور پُر نور کو کامل صحت کے ساتھ اور سلامتی کے ساتھ رکھے اور ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ ۲۲ اخاء ۱۳۵۶ ہش / ۱۹۷۷ء کو ایک بجے دوپہر ملکہ سپین DOÑA SOFIA نے اپنے محل ZARZUELA میں ملاقات کے لئے وقت دیا۔ چنانچہ حضور پُر نور کا یہ ادنیٰ ترین غلام اور آپ کی ادنیٰ ترین خادمہ رقیہ شمیم بشریٰ خاکسار کی اہلیہ ملکہ سپین DOÑA SOFIA کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چونکہ خط کے ذریعہ ملکہ کو اطلاع کر دی تھی کہ ملاقات کے وقت اگر کوئی مرد بھی موجود ہوئے تو خاکسار کی اہلیہ ان کے سامنے پردہ کے ساتھ رہیں گی۔ اور مصافحہ نہیں کریں گی۔ اور خاکسار بھی نہ آپ سے اور نہ کسی عورت سے مصافحہ کرے گا۔ ملکہ محترمہ نے اس امر کا پورا خیال رکھا۔ اور اپنے پرائیویٹ ڈرائنگ روم میں ملاقات کیلئے وقت دیا۔ ملکہ محترمہ نے تبلیغِ احمدیت کو پوری توجہ۔ گہری دلچسپی۔ دلی شوق و ذوق سے سُنا۔ اور احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے نہایت بے تکلفی۔ خوش مزاجی۔ اور خوش خلقی سے سوالات کرتی رہیں۔ قریباً چالیس منٹ تک نہایت خوشگوار ماحول میں اسلام اور احمدیت کے متعلق تبادلہ خیالات کرتی رہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹو مبارک دیکھنے کے بعد پوچھا کہ موجودہ امام جماعت کون ہیں؟ اس پر حضور پُر نور کا فوٹو مبارک بھی دکھایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا مہدی علیہ السلام اور آپؑ کے خلیفہ کی شبیہ مبارک دیکھ کر ان کے چہرہ پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے علاوہ وفاتِ مسیح کا بھی ذکر ہوا۔ اور یہ کہ نجات کفارہ سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین سے ہو سکتی ہے۔ حق الیقین ہی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اس پر بار بار وہ کہتی تھیں کہ "YO AMO MUCHO ADIOS." یعنی میں اللہ تعالیٰ سے محبت کرتی ہوں۔

آپ کی خدمت میں قرآن کریم کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔ اسی طرح دیگر کتب سلسلہ جو آجکل میسر ہیں اور ایک تبلیغی خط بھی ان کی خدمت میں لکھا گیا۔ اس کا ترجمہ حضور پُر نور کی خدمت میں ارسال ہے۔

ہر میجسٹی　　D. JUAN CARLOS DE BORBON

DOÑA SOFIA

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

ہم آپ کی خدمت میں آسمانی پیغام پہنچانے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام آ چکے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمدِ ثانی کی پیشگوئی سیدنا حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کی ذاتِ مبارک میں پوری ہو چکی ہے۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح الیاس نبی کی آمدِ ثانی کی پیشگوئی حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ذات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں پوری ہوئی۔ سیدنا حضرت احمد قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اِس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہی ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ اُن گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔ مجھے اس نے بھیجا ہے تا میں امن اور حلم کے ساتھ دُنیا کو سچے خدا کی طرف رہبری کروں اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کروں۔"

(مسیح ہندوستان میں)

احمدیت کے ذریعہ سلامتی و امن اور رُوحانیت کا ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے۔

نہایت ہی محترمہ ملکہ! ہم عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ اس آسمانی آواز پر کان دھریں۔ جس کے نتیجہ میں آپ پر اللہ تعالےٰ کے بے شمار فضل اور برکات نازل ہوں۔ (آمین)

قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک راستباز رسول تھے۔ ان کا انکار اللہ تعالیٰ کا انکار ہے۔ یہودیوں نے انہیں صلیب پر لٹکا کر لعنتی موت مارنے کی کوشش کی تھی۔ کیونکہ اُن کے عقیدے کے مطابق جو صلیب پر مر جائے وہ ملعون ہوتا ہے۔ (استثناء ۲۱/۲۳) آسمانی باپ یعنی اللہ تعالیٰ جو ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔ اُس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لعنتی موت سے بچا لیا۔ اور آپ صلیب سے بچ کر اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں نکل گئے۔ اور کامیاب اور طبعی طور پر ۱۲۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ اس طرح ثابت ہوا کہ وہ مبارک تھے، ملعون نہیں تھے۔

نہایت ہی واجب الاحترام ملکہ! حقیقی اسلام کا نام ہی احمدیت ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اِسلام کا ابدی اور بہترین آبِ حیات نئے جام میں پیش کیا جا رہا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کی توحید پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ اور قرآن کریم کو کامل، دائمی، عالمگیر شریعت مان کر اس پر عمل کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ جبکہ غیر احمدی لوگ عقیدہ کے طور پر اسلام کو مانتے ہیں لیکن شریعت کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ اور زمانہ کے مامور کو بھی نہیں مانتے۔

اللہ تعالیٰ کی اٹل تقدیر ہے، اور آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ مستقبل قریب میں حقیقی امن و امان و حقیقی اتحاد صرف اور صرف احمدیت کے ذریعہ ہی ہوگا۔

ہمارے لئے نہایت ہی عزت افزائی کا موجب ہے کہ قرآن مجید کا ایک تحفہ آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اور اسی طرح سلسلہ کی بعض اور کتب بھی۔ آخر میں ہم دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کو سلامتی کے ساتھ رکھے۔ آمین۔

نہایت احترام و محبت کے جذبات کے ساتھ

خاکسار:- کرم الٰہی ظفر

و خاکسارہ:- رقیہ شمیم بشریٰ

مادرید ۲۲ اخاء ۱۳۵۶ ہش / ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۷ء

حضور پُر نور کی خدمتِ مبارک میں خاص دُعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ ملاقات مبارک فرمائے۔ اور سعید روحوں کی توجہ احمدیت کے آسمانی پیغام کی طرف پھیر دے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار حضور کا ادنیٰ ترین غلام حضور کی دُعاؤں کا محتاج

کرم الٰہی ظفر　　MADRID -- 21
27-10-77.

تعلق باللہ ایسی امتیازی علامت ہے جو دیگر مذاہب یا عقائد پر سچے مذہب کو فوقیت بخشتی ہے

سورۃ نمل کی جو لطیف تفسیر فرماتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعلق باللہ اور اسلامی امتیازی نشانات کے بارہ میں روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا اس کا کچھ حصہ ذیل میں قارئین کیلئے پیش ہے :-

"حقیقت یہ ہے کہ وہ چیز جو سچے مذہب کو دوسرے مذاہب یا عقائد پر فوقیت بخشتی ہے وہ تعلق باللہ ہی ہے۔ ایک انسان سچے مذہب میں شامل ہوئے بغیر مفتی ہو سکتا ہے۔ وہ سچے مذہب میں شامل ہوئے بغیر اچھا تاجر بن سکتا ہے۔ وہ سچے مذہب میں شامل ہوئے بغیر اچھا صناع بن سکتا ہے۔ وہ سچے مذہب میں شامل ہوئے بغیر صدقہ و خیرات کر سکتا ہے۔ مگر دنیا کا کوئی انسان سچے مذہب میں شامل ہوئے بغیر

خدا رسیدہ

نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ چیز ہے جو سچے مذہب پر چلنے والے اور نہ چلنے والے میں مابہ الامتیاز ہے اور جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی شخص سچے مذہب پر چلتا ہے یا نہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ خدا رسیدہ وہی ہو سکتا ہے جو اس راستہ پر چلتا ہے جو خدا تک پہنچاتا ہے۔ جو شخص خدا تک پہنچانے والے رستہ پر نہیں چلتا وہ خدا تک کس طرح پہنچ سکے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا کوئی مادی چیز نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی خاص مکان ہے مگر ساری غیر مادی اور معنوی چیزوں کیلئے رستے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر پڑھنا یا علم حاصل کرنا مادی چیز نہیں۔ زبان دانی مادی چیز نہیں۔ اسی طرح جغرافیہ تاریخ اور حساب کا علم حاصل کرنا مادی نہیں مگر ان سب کے حصول کے لئے کچھ راستے مقرر ہوتے ہیں۔ جب تک علم حساب کیلئے حساب کی کتابیں نہ پڑھی جائیں جب تک جغرافیہ کے علم کے لئے جغرافیہ کی کتابیں نہ پڑھی جائیں اور جب تک تاریخ دانی کے لئے تاریخ کی کتابیں نہ پڑھی جائیں۔ تب تک انسان زبان تک حساب تک۔ جغرافیہ تک اور تاریخ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اسی طرح گو خدا کوئی مادی چیز نہیں مگر اس تک پہنچنے کے لئے

ایک راستہ مقرر

ہے۔ چنانچہ اسلام اس راستہ کا اعلان کرتے ہوئے فرماتا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ یعنی اے محمد رسول اللہ! تو تمام بنی نوع انسان کو یہ بشارت دیدے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارا خدا تم سے محبت کرنے لگ جائیگا۔ اور تم اس کے محبوب اور پیارے بن جاؤ گے۔ یہ کتنی بڑی بشارت ہے جو دنیا کو دی گئی ہے اور کتنا امید افزا پیغام ہے جو مُردہ قلوب میں بھی حیات نو پیدا کر دیتا ہے۔ آج ساری دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جو یہ دعویٰ کر سکے کہ اس نے تورات یا انجیل یا وید یا ژند اور اوستا پر عمل کر کے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیا ہے اور خدا اس سے

ہمکلام ہوتا

اور اس پر اپنے غیب کے اسرار ظاہر کرتا ہے۔ لیکن مسلمانوں میں ہر زمانہ میں ایسے پاکباز لوگ گذرے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا اور اس کے انوار اور برکات سے حصہ لیا۔ بلکہ وہ دائمی طور پر مسلمانوں سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ (حٰم السجدہ ع ۴) یعنی وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا کہ

اللہ ہمارا ربّ ہے

اور پھر وہ اس پر استقلال کے ساتھ اس عقیدہ پر قائم ہو گئے وہ اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے الہام سے نوازے جائیں گے اور خدا تعالیٰ کے فرشتے ان پر یہ کہتے ہوئے اُتریں گے کہ ڈرو نہیں اور نہ کسی پچھلی کوتاہی کے بد نتائج کا خوف کرو۔ بلکہ اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم اس دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے۔ اور اس جنت میں جو کچھ تمہارا جی چاہے گا وہ تم کو ملے گا اور جو کچھ مانگو گے وہ بھی تم کو دیا جائیگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلام ہر مومن کے لئے قربِ الٰہی کے دروازہ کو کھلا تسلیم کرتا ہے اور وہ بنی نوع انسان کو یقین دلاتا ہے کہ اگر وہ سچے دل سے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی اتباع کریں گے تو خدا تعالیٰ انہیں یقیناً اپنا محبوب بنائے گا۔ اور انہیں اپنے کلام اور الہام سے نوازے گا اور فرشتے ان کی مدد کریں گے اور انہیں غیر معمولی کامیابیوں اور برکتوں سے حصہ بخشے گا مگر دنیا کی اور کوئی الہامی کتاب ایسی نہیں جو اپنے متبعین کو ان برکات کا کروڑواں حصہ بھی دے سکتی ہو۔ پس صحیح معنوں میں صرف قرآن کریم ہی کتاب کہلانے کا مستحق ہے۔ جبکہ دوسری الہامی کتب نام کے لحاظ سے تو کتاب کہلاتی ہیں۔ مگر حقیقت کے لحاظ سے وہ کتاب نہیں کیونکہ وہ خدا اور بندوں کا باہمی تعلق پیدا کرنے سے قاصر ہیں۔

پھر قرآن کریم صرف کتاب ہی نہیں بلکہ وہ

کتابِ مُبین

بھی ہے۔ یعنی وہ نہ صرف انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر دیتا ہے بلکہ تقرب الی اللہ کے لئے جس قدر امور کی ضرورت ہے ان سب کو اس نے پوری تفصیل سے بیان کر دیا ہے گویا احکام یا اخلاقِ فاضلہ یا اعتقاداتِ صحیحہ سے تعلق رکھنے والی کوئی بات ایسی نہیں جو قرآن کریم نے بیان نہ کی ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ جو چیز درون پردہ ہو۔ جب تک وہ آپ ہمیں آواز نہ دے اور آپ ہماری راہنمائی نہ کرے ہمیں باہر سے اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکتا۔ .... اور اگر کوئی پتہ لگانے کی کوشش کرے گا تو وہ اندھوں کی طرح غلط نتیجہ پر ہی پہنچے گا۔ یہی حال

خدا تعالیٰ کی معرفت

اور اس کی دینی تعلیم کا ہے۔ یہ علم صرف خدا تعالیٰ کی کتاب سے ہی حاصل ہو سکتا ہے اور جو شخص اسے باہر سے سیکھنے یا سمجھنے کی کوشش کرتا ہے وہ ان اندھوں کی طرح ہوتا ہے جن میں سے کسی نے سونڈ پر ہاتھ مار کر سمجھ لیا کہ میں نے ہاتھی دیکھ لیا ہے۔ کسی نے دُم پر ہاتھ مار کر سمجھ لیا تھا کہ میں نے ہاتھی دیکھ لیا ہے۔ کسی نے پیٹ پر ہاتھ مار کر سمجھ لیا تھا کہ میں نے ہاتھی دیکھ لیا ہے۔ اور کسی نے کان پر ہاتھ مار کر سمجھ لیا تھا کہ میں نے ہاتھی دیکھ لیا ہے۔

اس زمانہ میں بعض بے وقوف سائنسدان کہتے ہیں کہ ہم عقل سے خدا کو معلوم کر سکتے ہیں۔ جیسے بعض بے وقوف علماء یہ کہتے ہیں کہ مذہب کا عقل سے کیا تعلق ہے۔ یہ دونوں بے وقوف ہیں۔ خدا کو ہم عقل سے دریافت نہیں کر سکتے اور مذہب کو بغیر عقل کے ہم سمجھ نہیں سکتے۔ جس طرح دنیا کی تمام معقول باتوں کے سمجھنے کے لئے عقل کی ضرورت ہے اسی طرح مذہب کے سمجھنے کے لئے بھی عقل استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (یوسف آیت ۱۰۹) یعنی اے محمد رسول اللہ تو لوگوں سے یہ کہدے کہ میرا طریق یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف بُلاتا ہوں۔ اور میں اور میرے متبع سب بصیرت پر قائم ہیں۔ یعنی ہر بات کو ہم دلیل اور عقل کے ساتھ مانتے ہیں۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ کوئی انسان محض عقل سے خدا کو پا سکتا ہے۔ خدا کو پانے کے لئے مذہب ہمارا راہنما ہے اور مذہب کے سمجھنے کیلئے عقل کا پاسبان ضروری ہے اور عقل کو صحیح راستہ دکھانے کے لئے

نبی کا وجود ضروری ہے

ورنہ خالی عقل سے جن لوگوں نے مذہب کو پانے کی کوشش کی ہے انہوں نے ہمیشہ ٹھوکر کھائی ہے۔ پنجابی میں ایک ضرب المثل ہے۔ "گھروں میں آیاں تے سنیہے تو دیندا ہاں" یعنی گھر سے تو میں آیا ہوں اور پیغام تم دے رہے ہو۔ بالکل یہی بات خدا تعالیٰ کے متعلق کہی جا سکتی ہے۔ جب کوئی شخص خدا سے ملنا چاہے تو لازماً خدا ہی اسے بتا سکتا ہے کہ تم اس اس طرح مجھے مل سکتے ہو۔ وہ خود بخود اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ پس وہ سائنسدان پاگل ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم خدا کو اپنی عقل کے زور سے پا سکتے ہیں۔ خدا کو خدا کے ذریعہ ہی پایا جا سکتا ہے اور خدا کی راہنمائی حاصل کرنے کا سب سے بڑا اور کامیاب ذریعہ یہی ہے کہ انسان خدا کے کلام پر غور کرے اسے سمجھے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے"۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم۔ صفحہ ۱۴۱ تا ۱۴۷)

اسلامی سوسائٹی میں شگفتہ مزاجی اور پاکیزہ مذاق کی اہمیت
اور
حضرت سرورِ کائنات کا اُسوۂ حسنہ

(قسط ۱)

از مکرم محترم العالی مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ

انسان فطرتی اور جذباتی لحاظ سے متلوّن المزاج ہے اس کا دل و دماغ رات دن کے دوران نیز مختلف مواسم و حالات میں مختلف قسم کی تبدیلیوں اور مختلف قسم کے جذبات و خواہشات اور تمنّاؤں اور میلان کی آماجگاہ بنا رہتا ہے۔ کبھی خوش اور کبھی ناخوش ہوتا، کبھی اس پر غصّہ اور نفرت کے جذبات غلبہ پالیتے ہیں تو کبھی وہ محبت و پیار، اُنس، و ہمدردی کا پُتلا بنا ہوتا ہے۔ کبھی چاق و چوبند اور ہوشیار اور بیدار ہوتا ہے اور کبھی کبھی وہ یبوست کا مارا ہوا سُست اور تھکا ماندہ اپنے آپ کو محسوس کرتا ہے۔ عبادت گذاری پر بھی اس پر قبض و بسط کی حالت طاری ہوتی رہتی ہے اسی طرح کبھی عدالت و وزارت اور حکومت کی کرسی پر بیٹھا اپنی عظمت و شان کا مظاہرہ کر رہا ہوتا ہے اور کوہ وقار بن کر اپنی رعیت کی رہنمائی و تربیت کرتا ہے اور کبھی اس کا دل اس جذبہ سے بے تاب ہوتا ہے کہ وہ اپنے دوستوں۔ عزیزوں۔ ہمجولیوں یا اپنے بیوی بچوں میں خوشی خوشی بیٹھ کر مسرّت کی گھڑیاں گزارے اور اُنہیں مسرور و محظوظ کرے اور خود بھی محظوظ ہو اور دو چار لمحے اس کے، اُن کے درمیان شگفتگی سے ہنسنے ہنسانے اور بے تکلفی کے ساتھ باتیں کرنے میں گزریں۔

گولڈن رول اور صالحیّت

غرضیکہ انسان کی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ ایک روش پر اور ایک ہی موڈ میں نہیں رہتا بلکہ اس کے مزاج اور طبیعت کے تقاضے بدلتے رہتے ہیں اور جیسا کہ قرآن کریم سے ظاہر ہے اس کا اپنی طاقتوں۔ تقاضوں اور جذبات و حواس کو برمحل اور اعتدال کے ساتھ استعمال کرنا عملِ صالح کہلاتا ہے اور اسے صالحین کی صف میں شامل کر دیتا ہے اور اُس سنہری اصول سے انحراف اسے معتدین کے گروہ کا فرد بنا دیتا اور اس کی ہلاکت کا موجب ہو جاتا ہے۔

ہمارے آقا و مولیٰ اور ہادیٔ اعظم حضرت سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مقدّس زندگی میں انسانی فطرت کے ہر تقاضے ہر حالت اور ہر ضرورت کے مطابق علیحدہ کامل اور قابلِ عمل نمونہ موجود ہے۔ آپ کے اُسوۂ حسنہ میں اگر عبادت اور عدالت کے متعلق مکمّل عملی نمونہ موجود ہے تو آپ کی پاکیزہ زندگی میں پاکیزہ مزاح اور مذاق کا نمونہ اور رہنمائی بھی بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باہم ایک دوسرے کو محظوظ کرنے، ہنسنے ہنسانے، مسکرانے، خوشی کا اظہار کرنے، خوش طبعی اور بذلہ سنجی کی حدود بھی مقرر کر دیں تاکہ لوگوں میں بے ہودگی، چھچھورا پن اور شوقیانہ پن رواج نہ پائے اور حقارت آمیز مذاق سے باہمی نفرت و نفاق کا بیج سوسائٹی میں جڑ نہ پکڑ جائے۔

گھٹیا ہنسی مذاق موجبِ لعنت ہے

پس خوش مزاجی چونکہ اسلامی معاشرے اور سوسائٹی کا جزو ہے اسی لئے اس بارہ میں بھی ہمارے سیّد و مولیٰ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہماری صحیح اور مکمل رہنمائی فرمائی ہے۔ آپؐ نے شگفتہ مزاجی اور اچھے مزاح کو پسند فرمایا اور خود بھی بے شمار مرتبہ اس میں حصّہ لیا۔ مگر اپنے پاکیزہ نمونہ سے اسے محدود کر دیا اور محض ذوقِ سلیم اور پاکیزہ مذاق کی حد تک اسے رائج فرمایا اور اس کے مکروہ پہلوؤں سے بشدّت روک دیا۔ چنانچہ ہر وقت ہنسنے ہنسانے اور بھانڈوں اور پیشہ ور لطیفہ گوؤں کی طرح دوسروں کو خوش کر کے داد لینے اور واہ واہ کروانے والوں پر آپؐ نے لعنت فرمائی ہے کیونکہ اس قسم کے ٹھٹھا اور گھٹیا ہنسی مذاق اور بیہودہ لہو و لعب سے انسانی وقار و سنجیدگی قائم نہیں رہتی۔ (مشکوٰۃ و بخاری) اور سوسائٹی میں بیہودگی بے ضابطگی اور رذیل اخلاق پیدا ہوتے اور محض وقت ضائع ہوتا ہے۔ اس میں حضورؐ نے اس قدر احتیاط فرمائی ہے کہ ہنسی مذاق میں کسی دوست عزیز یا اپنے بچّے کو خوش کرنے کے لئے بھی جھوٹ کے استعمال کو قطعی طور پر ناجائز قرار دے کر اس سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی)

مسیحِ وقت کا نمونہ

سیرت المہدیؑ میں ایک روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی بچّہ آئس کریم یا بالائی کی برف کھانے پر اصرار کر رہا اور اس کے لئے متواتر ضد کر رہا تھا۔ اسے روتا دیکھ کر حضورؑ نے اسے اپنے گود میں لے کر پیار و محبت اور ہر جتن سے بہلانے اور خاموش کرنے کی کوشش کی مگر وہ چپ نہ ہوا۔ آئس کریم اس وقت موجود نہ تھی عرض کیا گیا کہ اس وقت گھر میں صرف برف موجود ہے وہ دے کر اسے کہیں کہ یہ لو "بالائی کی برف" آگئی ہے کھالو۔ آپؑ نے برف لے کر اسے دی اور فرمایا بیٹا یہ لے لو برف آگئی۔ اب اسے بالائی کی برف سمجھ کر کھالو گویا معصوم بچہ کی شدید ضد دور کرنے اور اسے بہلانے کے لئے بھی آپ نے جھوٹ استعمال کرنے یعنی جھوٹے طور پر محض برف کو بالائی کی برف یا آئس کریم کا نام دے کر اسے دینا گوارا نہ فرمایا اور سچی بات ہی اسے بتائی اور قطعاً یہ پرواہ نہ فرمائی کہ اس کی ضد ختم ہوتی ہے یا نہیں۔

حضرت موسیٰؑ پر تمسخر کا الزام

معلوم ہوتا ہے کہ سیّد ولد آدم حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بعثت سے قبل کے زمانہ میں دنیا کے بعض نادان کسی قدر اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے تھے کہ اللہ والے لوگ اور انبیاء اور اولیائے کرام اکثر خشک طبیعت اور ہر وقت نہایت سنجیدہ رہنے والے ہوتے ہیں۔ وہ نہ خود ہنستے ہیں اور نہ ہنسی خوشی کرنا اُن کے شایانِ شان ہے اس امر کا کسی قدر اشارہ اُس مکالمہ میں پایا جاتا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کی اُمّت کے درمیان ہوا اور سورۂ بقرہ میں مذکور ہے۔ آپ کی اُمّت نے آپ کو طعنہ دیا کہ أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا۔ اچھا تو آپ اتنے رفیع الشان نبی ہونے کے مدعی ہونے کے باوجود ہم سے ہنسی مذاق کر رہے ہیں؟ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا:

"أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ۔"

مجھے تم سے تمسخر کرنے کی کیا ضرورت ہے میں تو تمہیں تمہارے ربّ کا یہ حکم پہنچا رہا ہوں کہ اس گائے کو ذبح کر دو۔ میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں ایسا فعل یعنی تم سے تمسخر کر کے جاہلوں میں شامل ہو جاؤں۔

کمالات سے بڑھ کر شگفتہ دل

حضرت رحمتِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس قسم کے تصوّر کو غلط قرار دیا اور اپنے اُسوۂ حسنہ سے دُنیا کو یہ بتا دیا کہ ایک انسان سب سے بڑا اللہ والا اور سب سے بڑھ کر محبوبِ خدا ہوتے ہوئے بھی اپنے ساتھیوں سے ہنستا بولتا اور خوش طبعی کرتا اور اُنہیں اپنے پاکیزہ مذاق سے محظوظ کرتا۔ اُن کا دل بہلاتا اور غم غلط کرتا ہے۔ اب غور کیجئے! اس ہنس مکھ ہادیٔ اعظم اور کمالات سے بھی بڑھ کر شگفتہ دل رکھنے والے عالمگیر پیغمبر کی پاک زندگی کا یہ رُخ بھی کس قدر خوشکن اور کس قدر پُرکشش ہے۔ آپؐ کے پاکیزہ مزاج کی کچھ مثالیں ذیل میں دی جاتی ہیں۔

جنّت میں سب جوان ہوں گے

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بوڑھی پھوپھی جان حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور درخواست کی کہ حضور!

اُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ

میرے لئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے جنّت میں داخل کر دے۔ حضورؐ نے ہنستے ہوئے فرمایا پھوپھی جان إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا عَجُوزٌ کوئی بڑھیا جنّت میں داخل نہیں ہوگی۔ یہ سُن کر حضرت صفیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور مغموم ہو کر چل پڑیں۔ حضورؐ نے یہ دیکھ کر پیار سے فرمایا۔ پھوپھی جان فکر کی کوئی بات نہیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ کوئی بڑھیا بڑھاپے کی حالت میں جنّت میں داخل نہیں ہوگی۔ بلکہ اللہ تعالےٰ اسے ایک نئی زندگی کے ساتھ جنّت میں داخل فرمائے گا اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ہر عورت کو تیس سالہ جوان بنا کر جنّت میں داخل فرمائے گا۔ پھر یہ آیت بطور دلیل کے تلاوت فرما کر اپنی پھوپھی جان کی تسلّی فرما دی

"إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً
فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا
عُرُبًا أَتْرَابًا۔"
(الواقعہ)

یعنی اصحاب الیمین جنّت میں شاندار خوبصورت بیویوں کے ساتھ رہیں گے۔ ہم نے ہی ان کو بنا رکھا ہے اور کنواریاں پیدا کیا ہے۔ وہ نہایت خوبصورت اور جنّتیوں کی ہم عمر ہوں گی۔ اُنہیں دائیں طرف

والے گروہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

خدا کا قیمتی مال

حضور کے ایک صحابی حضرت زاہر رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ دیہات میں بود و باش رکھتے تھے شکل و صورت کے اچھے نہ تھے مگر حضور کو ان سے بڑی محبت تھی اور حضورؐ فرمایا کرتے تھے کہ ہر شہری کی ضروریات پوری کرنے والا ایک دیہاتی ہوتا ہے اور آلِ محمدؐ کی ایسی گھریلو ضروریات زاہرؓ پوری کرتے ہیں۔ حضرت زاہرؓ حضور کی خدمت میں دیہات کی سبزیاں پیش کرتے تھے اور حضورؐ ان کے بال بچوں کے لئے شہری سامان عطا فرما دیا کرتے تھے

ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف لائے حضرت زاہرؓ بازار میں دکان لگائے میوہ بیچ رہے تھے حضور کو اس وقت ان سے پیار آ گیا پیچھے سے گئے اور ایسے طریق سے اپنے اس خادم کو پکڑا کہ وہ حضور کو دیکھ نہیں سکتے تھے غالباً ان کی دونوں آنکھوں پر ہاتھ رکھ دئے تھے زاہرؓ بولے کون ہے۔ مجھے چھوڑ دو حضور نے نہ چھوڑا چند ہی لمحوں بعد انہوں نے حضور کی پاکیزہ خوشبو سے پہچان لیا کہ یہ تو میرے آقا حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہیں چنانچہ پھر اپنے آپ کو چھڑانے کی بجائے انہوں نے اپنی گرم اور پسینے والی پشت کو حضورؐ کے سینۂ مبارک سے رگڑنا شروع کیا اور عشقِ رسول سے مجبور ہو کر حضور سے چمٹ گئے۔

حضورؐ سمجھ گئے کہ اب زاہرؓ نے مجھے پہچان لیا چنانچہ اسی باہمی پیار و محبت کے انداز میں حضور نے اس بھری مارکیٹ میں محبت بھری آواز سے مزاح کے طور پر اعلان کیا کہ "مَن یشتری ھٰذا العبد؟" مجھ سے یہ غلام کون خریدے گا؟

یہ سن کر حضرت زاہرؓ بولے خدا کی قسم حضورؐ یہ مال تو بہت کھوٹا اور خراب ہے اسے کون خریدے گا؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پیار سے فرمایا:-

"نہیں زاہرؓ! تم خدا کے نزدیک بہت قیمتی مال ہو۔"

یہ سن کر حضرت زاہرؓ نہ صرف پھولے نہ سماتے تھے بلکہ تمام حاضرین کو ان کی اس خوش قسمتی پر رشک آرہا تھا۔ (ترمذی)

"اگر تم پہلے مر جاؤ تو......"

ایک روز حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاکباز بیوی ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ انہوں نے کہا۔ "ہائے سر درد سے مر رہی ہوں"۔ حضورؐ نے مذاق کے رنگ میں فرمایا۔

"عائشہ اگر تم مجھ سے پہلے مر جاؤ تو اس میں کیا حرج ہے۔ فائدہ ہی فائدہ ہے تم کو میں اپنے ہاتھ سے غسل دوں گا۔ کفناؤں گا جنازہ کی نماز پڑھاؤں گا اور اپنے ہاتھ سے دفن کرتے ہوئے تمہاری مغفرت کے لئے دعائیں کروں گا۔

حضرت عائشہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لطیف مذاق پر بگڑ گئیں اور بولیں:-

"جی ہاں! یہ سب کچھ تو آپ کریں گے ہی مگر یہ بھی ہوگا کہ آپ اس کے بعد میرے حجرے میں اپنی کسی دوسری بیوی کے ساتھ آرام فرمائیں گے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں آپ پر بوجھ ہو گئی ہوں جو حضور میرے پہلے مرنے کا ذکر فرما رہے ہیں"۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ کے اس خفگی بھرے جواب پر ہنس پڑے اور انہیں تسلی دی کہ یہ تو محض مذاق تھا۔ (بخاری)

حضرت عائشہ کے لئے خاص دعا

حضرت عائشہ صدیقہ کی ہی ایک دوسری روایت ہے کہ:-

"ھی کانت تلعب بلعبتھا فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما ھٰذہٖ یا عائشۃ فقالت خیل سلیمان بن داؤد فضحک وطلب الباب فابتدرتہ واعتنقتہ فقال ما لک یا حمیرا فقالت بابی انت وامی یا رسول اللّٰہ ادع اللّٰہ ان یغفر لی ما تقدم من ذنبی وما تأخر فرفع یدیہ حتی رؤی بیاض ابطیہ فقال اللّٰھم اغفر لعائشۃ بنت ابی بکر مغفرۃ ظاھرۃ وباطنۃ لا تغادر ذنبًا ولا تکسب بعدھا خطیئۃ ولا اثمًا ثم قال صلی اللّٰہ علیہ وسلم أفرحتِ یا عائشۃ فقالت ای والذی بعثک بالحق فقال اما والذی بعثنی بالحق ما خصصتک بھا من بین امتی وانھا لصلاتی لامتی باللیل والنھار فیمن مضٰی منھم ومن بقی ومن ھو آتٍ الی یوم القیامۃ وانا ادعو لھم والملٰئکۃ یؤمنون علٰی دعائی۔"

(ترمذی ونزھۃ المجالس)

یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ شادی کے بعد جبکہ آپ کی عمر ابھی چھوٹی تھی۔ اپنی گڑیوں سے کھیل رہی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قریب آکر پوچھا یہ کیسی گڑیا ہے اے عائشہ! تو حضرت عائشہؓ نے جواب دیا یہ حضرت سلیمان ابن داؤد کا گھوڑا ہے۔ یہ سن کر حضور ہنس پڑے اور باہر جانے کے لئے دروازے کی طرف لپکے تو حضرت عائشہ نے جلدی سے انہیں جا لیا اور آپ سے چمٹ گئیں۔ حضور نے پوچھا کیا بات ہے اے حمیرا! (حمیرا سرخ رنگ کی جوان لڑکی۔ آپ پیار سے انہیں کہا کرتے تھے) حضرت عائشہؓ نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اے رسولِ خدا میرے لئے اللہ سے دعا کریں کہ میرے اگلے پچھلے گناہ وہ معاف فرمائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے اتنے اونچے اٹھائے کہ آپ کی زیرِ بازو سفیدی نظر آنے لگی اور یہ دعا فرمائی کہ اے خدا ابوبکر کی بیٹی عائشہ کے ظاہری و باطنی سب گناہ بخش دے یہاں تک کہ کوئی گناہ اس کا بن بخشا نہ رہ جائے اور اسے ایسی بنیاد سے کہ یہ اس کے بعد پھر کسی خطا کی مرتکب نہ ہو اور نہ کوئی گناہ اس سے سرزد ہو دعا کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے پوچھا۔ اے عائشہ! اب تو تو خوش ہے نا حضرت عائشہؓ نے خوشی خوشی عرض کی ہاں اے رسولِ خدا جس نے آپؐ کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اس کی قسم میں اب خوش ہوں اس پر آپ نے فرمایا اے عائشہ اس جامع و نافع خاص دعا میں نے صرف تیرے لئے ہی مخصوص تھوڑا ہی کیا ہے مجھے اس خدا کی قسم جس نے مجھے سچائی دے کر بھیجا ہے یہ دعائیں نے اپنی امت میں سے خاص طور پر تیرے لئے نہیں کی یہ تو میری امت کے ان سب لوگوں کے لئے میری دن رات کی دعا اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے التجا ہے۔ ان کے لئے بھی جو ان میں سے گزر چکے ہیں اور ان کے لئے بھی جو ابھی زندہ ہیں اور ان کے لئے بھی جو قیامت تک دنیا میں آنے والے ہیں سب کے لئے میں یہی دعا کرتا ہوں اور جب بھی کرتا ہوں فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔

اس واقعہ میں حضرت عائشہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار اور ہمدردی اور محبت اور دعاؤں کا بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنی امت کے افراد کی نجات اور فلاح اور نیک انجام کے لئے کس قدر کوشاں تھے اور کتنی دعائیں کرتے تھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (باقی)

اخبار قادیان

○— مورخہ ۷۷/۱۱/۲۵ کو مکرم حمید اللہ شاہ صاحب کینیڈا سے زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لے آئے ہیں۔

○— مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش کو معدے میں زیادہ تکلیف ہونے کی وجہ سے مورخہ ۷۷/۱۱/۲۴ کو امرتسر ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے۔ اب قدرے افاقہ ہے احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

○— مکرم بہادر خان صاحب درویش تاحال صاحبِ فراش ہیں احباب ان کی بھی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست ہائے دعا

☆— خاکسار کے بھائی عبد الحفیظ استاد اس وقت بی ایس۔ سی فائنل میں ہیں۔ ان کے امتحان میں ابھی تین چار دن باقی ہیں۔ ایک طویل عرصہ سے سر کے درد سے بے چین اور تکلیف میں ہیں علاج جاری ہے۔

صحتِ کاملہ و عاجلہ اور امتحان میں اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار: نصیر احمد نصرت تماپوری

☆— مکرم عبد الوحید صاحب اڑیسہ کے پاؤں میں ایک عرصہ سے زخم ہے۔ موصوف زیرِ علاج ہیں کامل شفایابی کے لئے نیز اپنے بیٹے فضل عمر صاحب کے ہاں نیک صالح خادمِ دین اولاد ہونے کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں

خاکسار: ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد قادیان۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں
شہنشاہ ایران کا رؤیا!

ایران کے شہنشاہِ معظم سے گذشتہ دس سالوں میں ہفت روزہ بلٹز بمبئی کے ایڈیٹر مسٹر اُر کے کرنجیا نے متعدد بار انٹر ویو لئے جن کو ایک کتاب THE MINED OF MONARCH کی صورت میں انہوں نے شائع کیا ہے۔ اس کا ایک حصہ "دی السٹریٹڈ ویکلی" بمبئی کے ۲۲ تا ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۷ء کے شمارہ میں شائع ہوا ہے۔ اس کا ایک حصہ جو حضرت امام مہدی کے ظہور کے بارہ میں ہے خلاصۃً ترجمہ کرکے پیش کیا جاتا ہے اس سے بھی اور دنیا کے دیگر مذاہب کے نامور اشخاص کے بیانات مظہر ہیں کہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کی حالت پیدا ہو چکی ہے جس کی اصلاح کے لئے وہ ایک ربّانی مُصلح کی محتاج ہے۔ اللہ تعالےٰ دنیا کی آنکھیں کھولے اور وہ شناخت کر سکیں کہ امام مہدی اور ربّانی مصلح (علیہ السلام) ظاہر ہوئے اور ایک فعّال اور دائم جماعت قائم کر گئے جو یَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ پر عمل پیرا ہے اور اسے تائیدات الٰہیہ حاصل ہیں۔

خاکسار: ملک صلاح الدین وکیل المال تحریک جدید قادیان

استفسارات کے جوابات میں شہنشاہ معظم نے بتایا کہ یہ درست ہے کہ میں مذہب سے متاثر ہوں۔ لیکن میں جنونی مذہب پرست نہیں۔ میری پرورش ایسے خاندان میں ہوئی ہے کہ جس نے جنونی مولوی ملّاؤں کے خلاف بغاوت کی ہے۔ لیکن ترقی پسند اور روشن دماغ علماء کا احترام کیا ہے۔ عہدِ طفولیت سے بہت سے نازک مواقع نقصانات اور مشکلات سے میں دوچار ہوا ہوں جن میں سُرخ رو ہو کر روز بروز اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں میرے ایمان کو تقویت حاصل ہوئی ہے مثلاً

والد ماجد کی تاجپوشی کے وقت مجھے ولیعہد مقرر کیا گیا۔ جس کے بعد تپ محرقہ سے میں موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہوا اس وقت میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد اور معتمد نائب حضرت علیؓ کو رؤیا میں دیکھا کہ پاؤں کے بل تشریف فرما ہیں اور شمشیر تھام رکھی ہے آپ کے دستِ مبارک میں ایک پیالہ دوا ہے جو آپؓ کے ارشاد پر میں نے پی لی دوسرے روز میرا تپ جاتا رہا اور میں تندرست ہو گیا۔ اس روز سے مذہب میں میرے اعتقاد کی بنیاد مضبوط ہو گئی۔

اسی طرح ایک دفعہ بچپن میں ایک تفریحی سیر میں ایک فوجی افسر نے مجھے اپنے ساتھ گھوڑے پر بٹھا رکھا تھا اور ہم ایک نہایت ڈھلوان پہاڑی راستہ سے گذر رہے تھے اتنے میں گھوڑا پھسل گیا جس سے میں سر کے بل ایک تیز کنارہ والی چٹان پر اس زور سے جا گرا کہ میں موقعہ پر ہی ہلاک ہو جاتا لیکن میں بیہوش ہو گیا۔ اور ہوش میں آنے پر دیکھا کہ سر پر خراش تک نہ آئی تھی میرے رفقاء بہت حیران تھے آپ میری بات پر یقین کرنے میں تردد کریں گے لیکن مجھے بخوبی یاد ہے کہ مجھے صاف طور پر نظر آیا تھا کہ ہمارے معزز بزرگوں میں سے حضرت عباسؓ میری حفاظت کے لئے تشریف لا رہے ہیں اور آپؓ نے اپنے بازوؤں میں مجھے سمیٹ کر سر کے بل چٹانوں سے متصادم ہونے سے بچایا ہے اور اس طرح ایک ایسا خوفناک حادثہ نہ ہونے پایا جو اغلباً میری ہلاکت کا باعث بن جاتا۔

اسی طرح میں اپنی جوانی میں اپنے اتالیق کی معیّت میں شمیران میں شاہی محل کے قریب ایک کوچہ سے گذر رہا تھا تو میں نے ایک انسان کو اپنے سامنے پایا جس کے سرِ مبارک کے گرد نور کا ہالہ تھا۔ اور میں نے فوراً شناخت کر لیا کہ یہ بزرگ وہی امام یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل کے فرد ہیں جو ہماری مذہبی کتب کی رُو سے غائب ہو چکے ہیں۔ لیکن آئندہ کسی وقت دنیا کو نجات دلانے کے لئے ظہور فرما ہوں گے۔ اس پر میں نے اپنے اتالیق کی طرف متوجہ ہو کر دریافت کیا آیا انہوں نے بھی اس بزرگ شخصیت کو دیکھا ہے لیکن میرے اتالیق نے نفی میں جواب دیتے ہوئے یہ کہا کہ ہمارے پاس سے کوئی بھی تو نہیں گزرا آپ اسے میرا ایک وہمی تخیّل دفریب قرار دے کر ردّ کر سکتے ہیں لیکن یہ میرے لئے ایک صاف نظارہ تھا۔ جس سے ماوراء الطبیعاتی غیب میں میرا ایمان اور بھی گہرا اور پختہ ہو گیا ہے۔ ایسے غیبی امور کے بارے میں سائنس نے مات کھائی ہے اور وہ اس کا حل پیش نہیں کر سکی

سوال از ایڈیٹر بلٹز: مادّہ پرستی کا چراغ گل ہو چکا ہے چنانچہ ہپّی لوگوں اور مغربی سماج سے خارج شدہ افراد کے وسیع گروہوں کو دیکھئے جو یوگا، نشہ آور ادویہ ایس۔ایل۔ڈی۔ کرشنا عقیدہ (CULT) اور حصول نجات سے متعلق تمام عقائد (CULTS) کے ذریعہ اطمینان کی جستجو میں آپ کے اور ہمارے ممالک میں مارے مارے پھرتے ہیں کسی نہ کسی باعث میرا خیال ہے کہ ہمارے ممالک ہی دنیا کو (اس کا نجات دہندہ) مستقبل کا نبی یا مسیحا مہیا کریں گے؟

جواب شاہ ایران: آپ نے درست کہا اور مجھے بھی توقع ہے کہ ہمارے بارھویں امام دنیا کو ہدایت دینے کے لئے جلد ہی ظہور پذیر ہوں گے۔

منقولات
کیا حضرت عیسیٰؑ نے شادی کی تھی؟

ڈاکٹر ولیم فپس (WILLIAM PHIPPS) کی کتاب کہ کیا یسوع نے شادی کی تھی (WAS JESUS MARRIED) ۱۹۷۰ء میں پہلی مرتبہ ہارپر اور رو۔ نیو یارک نے اس کو شائع کیا۔ ڈاکٹر فپس ڈیوس اور الکنس کالج DAVIS AND ELKINS میں ریلیجن اور فلاسفی کے ڈیپارٹمنٹ کے چیرمین ہیں یہ کتاب تقریباً دو صد صفحات پر مشتمل ہے۔ قابل مصنف نے اپنے نظریہ کے ثبوت میں کہ حضرت عیسیٰ نے شادی کی تھی۔ یہودیوں میں شادی کی رسم کو کیا اہمیت حاصل تھی۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ یہودی گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ مذہب کے لحاظ سے یہودیوں میں شادی کرنا کتنا ضروری ہے۔ اور خود حضرت عیسیٰ کا رسم شادی کے متعلق اپنا کیا خیال تھا نیز تاریخ سے آپ کی شادی کے متعلق کیا ثبوت ملتا ہے وغیرہا دلائل سے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے مریم مگدلینی سے شادی کی تھی نیچے کتاب مذکور سے چند اقتباس کا ترجمہ قارئین بدر کے لئے پیش ہے۔

ترجمہ:۔ مریم مگدلینی یسوع کی سب سے زیادہ وفادار تھی اور صلیبی واقعہ کے بعد بھی وہ یسوع کو نہ بھولی اس کو حضرت عیسیٰ کے مشن کی کامیابی پر پورا پورا یقین تھا۔ اس وجہ سے اناجیل نے مریم مگدلینی کا رتبہ عورتوں میں سے سب سے بڑا بتایا ہے جیسا کہ پیٹر کا حواریوں میں سب سے بڑا۔ شروع کے عیسائی منادین کا یہ خیال تھا کہ حضرت عیسیٰ مریم مگدلینی سے بہت محبت کرتے تھے اسی طرح سے ابتدائی عیسائی یسوع اور مریم مگدلینی کو ان کے قریبی تعلقات کی وجہ سے ان کو ازدواجی رشتہ میں منسلک سمجھتے تھے فاضل مصنّف لکھتا ہے کہ ان دونوں کا رشتہ محبّت ایسا تھا جیسا کہ خاوند بیوی کا ہوتا ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے کی معیت میں گونا خوشی محسوس کرتے تھے۔

(صفحہ ۶۴ و ۶۵)

فلپ کی انجیل میں لکھا ہے کہ یسوع کی صحبت میں تین عورتیں ہمیشہ رہتی تھیں ایک (حضرت) مریم دوسری حضرت مریم کی ہمشیرہ اور تیسری مریم مگدلینی جو آپ کی بیوی تھیں۔ دوسری صدی کی ایک اور انجیل جس کا نام انجیل مریم ہے جس کی دریافت مصر میں ۱۸۹۶ء میں ہوئی۔ اس انجیل میں مریم مگدلینی اور دوسرے حواریوں کی گفتگو کا ذکر ہے اس گفتگو کے مطابق پیٹر نے مریم مگدلینی کو کہا۔ اے بہن ہمیں یسوع کی باتیں سناؤ جب مریم نے ان کو باتیں سُنائیں تو پیٹر غصہ میں آگیا کیونکہ یہ باتیں اس نے پہلے کبھی نہ سُنی تھیں اس صورت حال کو دیکھ کر متی نے پیٹر کو کہا کہ جب یسوع مریم سے محبّت کرتا ہے اور اسے اپنے قریب رکھتا ہے تو پھر تم کون ہو اسی طرح کا ایک اور واقعہ (PISTIS SOPHIA) جو کہ تیسری صدی عیسوی کی دستاویز ہے اور جس میں زیادہ تر مریم مگدلینی کا ہی ذکر ہے اس میں لکھا ہے کہ پیٹر نے مریم مگدلینی کی یسوع کے پاس شکایت کی کہ وہ پیٹر کو اور دوسروں کو یسوع سے زیادہ بات چیت کرنے کا موقع نہیں دیتی۔ یسوع نے جواب دیا کہ وہ دوسروں کی نسبت اس کے زیادہ قریب ہے اس کے علاوہ فلپ کی انجیل میں لکھا ہے کہ مریم مگدلینی یسوع سے اکثر اظہارِ محبت کرتی تھی۔ صفحہ ۱۳۷ و ۱۳۷

(مرسلہ مکرم سید عبد العزیز صاحب آف نیوجرسی امریکہ)

ملی کنونشن ——— ایک لمحۂ فکریہ

پیشہ ور سیاستدانوں کی زبانی ایک ناقابل تردید حقیقت کا واضح بیان

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن [illegible]

قعر مذلت میں گرے ہوئے مسلمانوں کو بچانے کے لئے اور تنزل اور پستی سے ان کو نکالنے کے لئے اکابرین اُمت اور رہنمایانِ ملت کی طرف سے آئے دن مختلف قسم کی تجاویز و تدابیر پیش کی جاتی رہی ہیں اور لیڈران قوم کو ہمیشہ یہ فکر دامنگیر ہوتی رہی کہ کس طرح ہندوستان کے مسلمانوں کو [illegible] اور شان و شوکت اور [illegible] دوبارہ قائم کیا جا سکے۔ چنانچہ [illegible] میں منعقدہ ان علماء دینا [illegible] کی دو روزہ [illegible] کنونشن بھی [illegible] ایک [illegible] اس کنونشن [illegible] ہوئے [illegible] [illegible] تاریخی بدل [illegible] کے سلسلہ میں قراردادیں کی صورت [illegible]

اس قسم کی خوشنما اور خوبصورت الفاظ سے مزین بہت سارے فیصلے اس سے قبل بھی ہم دیکھتے اور سنتے آئے ہیں۔ لیکن اس قسم کے تاریخ ساز کانفرنسوں اور فیصلوں کا نتیجہ سوائے چند افراد کی مطلب براری کے [illegible] گفتن اور برخاستن کی حد تک [illegible] اور تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔

چنانچہ اس قسم کے اکابرین اُمت اور لیڈرانِ دین متین کی ایک [illegible] اور اس میں پیش کی گئی تجاویز کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

تبلیغ اسلام کے لئے ایک [illegible] تجویز

مذکورہ عنوان کے تحت جناب چراغ حسن حسرت اپنی کتاب مردم دیدہ کے صفحہ ۱۵۲ میں لکھتے ہیں :-

"ایک دن زمیندار اخبار کے دفتر میں کسی نے کہا چین جاپان انگلستان جرمنی اور فرانس کے لوگ مسلمان ہونے پر آمادہ ہیں۔ لیکن انہیں تبلیغ کون کرے ؟

مولانا ظفر علی خاں ایڈیٹر اخبار زمیندار نے فرمایا بات تو آپ نے ٹھیک کہی اچھا مالک صاحب [illegible] مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کیجئے! اگر ہم ایک تبلیغی ادارہ کھول دیں تو کیا [illegible] ذرا مہر صاحب کو بھی بلوا لیجئے ...... آ گئے مہر صاحب!

ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ اگر یہاں لاہور میں ایک مرکزی تبلیغی ادارہ کھول لیا جائے اور اس کی شاخیں ساری دنیا میں پھیلا دی جائیں تو کیا حرج ہے؟ کوئی دس لاکھ روپے خرچ ہو گا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی کتنی ہے؟ سات کروڑ۔ نہیں آٹھ کروڑ کے لگ بھگ ہو گی۔ اگر ہر مسلمان سے ایک ایک پیسہ وصول کیا جائے تو کتنے روپے ہوئے؟ ریاضی کا سوال تھا کسی سے حل نہ ہوا۔ سب ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ اتنے میں مولانا نے کہا۔ آٹھ کروڑ پیسے ہوئے نا؟ آٹھ کروڑ کو ۶۴ پر تقسیم کیجئے (اس زمانہ میں ایک روپے کے ۶۴ پیسے ہوتے تھے نا) ساڑھے بارہ لاکھ روپے ہوئے۔ چلئے دس لاکھ ہی سہی دس لاکھ تو بہت ہوئے یہ مرحلہ تو طے ہو گیا اب سوال یہ ہے کہ تبلیغ کا کام کن لوگوں کے سپرد کیا جائے لیکن مبلغ بھی چوٹی کے آدمی ہوں مثلاً ابوالکلام آزاد فرانس جرمنی وغیرہ میں تبلیغ کریں اور ڈاکٹر اقبال کو [illegible] بھیج دیا جائے۔ سالک صاحب! آپ اور مہر صاحب مل کر اخبار سنبھالئے۔ میں تو اب تبلیغ اسلام کا کام کروں گا۔ کچھ دیر تو دفتر بھر میں سناٹا رہا۔ آخر ایک صاحب نے جی کڑا کر کے کہا مولانا اس میں شک نہیں کہ تجویز بہت خوب ہے لیکن [illegible] کیسے جمع ہو گا؟ آخر مسلمانوں سے دس لاکھ روپے جمع کرنے کے لئے بھی لاکھ روپے چاہئیں آپ کہیں سے ایک لاکھ روپے کا انتظام کیجئے باقی کام ہم سنبھال لیں گے۔

مولانا نے فرمایا: ہاں بھئی یہی تو مشکل ہے یہ کہہ کر منہ پھیر کر بیٹھے کی [illegible] انگوٹھا انگشت شہادت پر [illegible] دائرہ بناتا ہوا [illegible]۔ اور [illegible] ادارے کے اجزاء حقہ کے دھوئیں کے ساتھ فضا میں تحلیل ہو کر رہ گئے"

(مردم دیدہ صفحہ ۱۵۲)

جی ہاں! اکابرین اُمت کی اس قسم کی تجاویز اور تاریخ ساز تدابیر اکثر [illegible] [illegible] تحلیل ہو کر رہ جاتی رہی ہیں۔

مجلس مشاورت

چند سال قبل ہندوستان کی مختلف اسلامی جماعتوں اور مسلم تنظیموں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے اور اس طرح سارے ہندوستان میں ایک "تاریخ ساز" انقلاب پیدا کرنے کے لئے مجلس مشاورت کے نام سے ایک بہت بڑی جماعت قائم کی گئی۔ اس مجلس کی پہلی "تاریخ ساز" کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے اس کے صدر ڈاکٹر سید محمود صاحب نے جو "تاریخ ساز" تقریر کی تھی اس میں انہوں نے فرمایا:

"یہ عزم و ارادہ (قیام مجلس مشاورت) لال قلعہ سے زیادہ مستحکم قطب مینار سے زیادہ بلند تاج محل سے زیادہ خوبصورت اور ملکی وسعت سے زیادہ وسیع ہے اور اس کام کا بیڑا ہم نے اٹھایا ہے"۔

گویا کہ یہ تاریخ ساز مجلس مشاورت لال قلعہ، قطب مینار، تاج محل وغیرہ تاریخی آثار سے زیادہ مستحکم بلند اور خوبصورت ہو گی لیکن ایک مختصر عرصہ کے بعد اس تاریخ ساز مجلس کے متعلق ان ہی صاحب نے فرمایا کہ :-

"افسوس! جس جوش و خروش کے ساتھ ہم چلے تھے وہ باقی نہ رہا۔ یہ جماعت بھی انتشار، خود غرضی اور مفاد پرستی کا شکار ہو گئی بہت سے اختلافات پیدا ہو گئے جس سے مایوسی ہوئی دل میں بیٹھا۔ اور اب میں نے مکمل خاموشی اور کنارہ کشی اختیار کر لی ہے ......

(یہی حسرت و ناامیدی کے ساتھ ڈاکٹر صاحب اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ ناقل) اتنا ضرور کہوں گا کہ مجھے مسلم جماعتوں سے بڑی مایوسی ہوئی ہے کچھ لوگ ہیں جو پارسائی اور تقدس کا چوغہ پہنے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کو مذہب کے نام پر Exploit کر رہے ہیں جب تک یہ چیز ختم نہیں ہو گی ہندوستان میں مسلمان متحد نہیں ہو گا۔"

(ماہنامہ ہما اردو ڈائجسٹ دہلی اپریل ۱۹۶۸ء)

اب چند سال بعد "علمائے کرام" کی باسی کڑھی میں پھر اُبال آ رہا ہے۔ اور ملی کنونشن کے نام سے پھر تاریخ ساز فیصلے ہونے لگے ہیں۔ ابھی ان فیصلہ جات کی سیاہی خشک نہیں ہوئی تھی کہ اس کے بارے میں عوام و خواص مسلمانوں کا ردّ عمل بھی ملاحظہ ہو۔

نئی دہلی سے شائع ہونے والا ہفت روزہ "عوام" اپنی ۱۲ر اکتوبر ۱۹۷۷ء کے صفحہ ۶ میں لکھتا ہے:-

"اس ملی کنونشن کا شانِ نزول سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ بدلے ہوئے سیاسی حالات میں اسعد مدنی اور ہاشمی صاحب جیسے لوگ سخت پریشان ہیں مسلم رائے عامہ ان کے اتنے خلاف ہو چکی ہے کہ اگر ہندوستانی مسلمانوں میں ناپسندیدہ ترین افراد کی تلاش کے لئے ریفرنڈم کرایا جائے تو یہ حضرت سر فہرست آئیں گے۔ اپنی ساکھ کو بحال کرنے کیلئے اب یہ لوگ مسلم لیگ اور جماعت اسلامی کا سہارا ڈھونڈ رہے ہیں .... یہ قائدین کیا کرتے ہیں؟ ہمیں اس سے سروکار نہیں لیکن ہم نوجوان جنہوں نے اتحاد ملت اور اعلائے حق کا خواب دیکھا ہے اب ان قاتلوں سے معاملت کے موڈ میں نہیں جن کے ہاتھ اتحاد ملی کے خون سے رنگین ہیں جنہوں نے مسلم مجلس مشاورت کی پیٹھ میں چھرا گھونپا... ... جو اتحادِ ملی کی ہر جدوجہد کو ہمیشہ تارپیڈو کرتے رہے... ... جنہوں نے ملت کا خون [illegible]

کر اپنے چہرے سرخ کئے ہیں"۔

("عوام" ص۶ ۲۱/۷/۷۷)

اسی پرچہ میں ایک صاحب وائے ایل محلہ خانقاہ دیوبند) لکھتے ہیں۔

"آپ نے مسلمانوں کو جمعیۃ العلماء کے ملی کنونشن سے بروقت آگاہ کیا خدا کے لئے ہمیں ان سرکاری مولویوں سے بچائیے۔ یہ پھر ہماری عزت و ناموس کا سودا کرنے کھڑے ہو گئے ہیں۔ مجھے یاد ہے اور میری آنکھیں ابھی بھی دیکھ رہی ہیں جب نس بندی کے مظالم کے دوران دیوبند کے قرب و جوار کے دیہاتوں کے مظلوم مسلمان بھاگ کر پناہ کے لئے دیوبند آ گئے تھے اور بے کسی اور مظلوم مسلمانوں نے سڑکوں پر لیٹ کر رات گزاری۔ بھوکے پیاسے سوئے۔ لیکن کسی جمعیۃ علماء کو توفیق نہ ہوئی کہ وہ ان مظلوموں کو کم سے کم کھانا ہی کھلا دے۔ وہ مظلوم نہایت بے کسی اور کس مپرسی کے عالم میں دیوبند کی گلیوں کوچوں میں برباد ہوتے پھر رہے تھے ...

... میں کیا کہہ سکتا ہوں بس اللہ ہی سے شکوہ ہے۔ اللہ کے لئے ہمیں جمعیۃ علمائیوں سے نجات دلائیے ہم عمر بھر ممنون کرم رہیں گے۔

(عوام ص ۲۱/۷/۷۷)

ان اقتباسات سے بخوبی معلوم کیا جا سکتا ہے کہ اس تاریخ ساز ملی کنونشن کے پیچھے کس قسم کے جذبات کارفرما تھے۔ چنانچہ اسی پرچہ میں ملی کنونشن کو ایک تماشہ قرار دیتے ہوئے زیر عنوان

راز کھل گیا — [illegible]

ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں مضمون نگار لکھتے ہیں۔

"جمعیۃ العلماء کا طلب کردہ جو نام نہاد ملی کنونشن ہوا تھا اس میں دو ہزار سے کم ڈیلیگیٹ آئے تھے اور اکثریت دہلی کے مسلمانوں کی تھی جو مولانا ہاشمی اور مولانا اسعد مدنی کا یہ تماشہ دیکھنے کے لئے آزاد بھون کے ہال میں بیٹھ گئے تھے ..... سٹیج کمیٹی کے چیئرمین مسٹر احمد زکریا کی یہ تجویز نہیں مانی گئی کہ نئی تنظیم کا نام انڈین کونسل آف مسلم رکھا جائے۔ مسٹر احمد رشید شیروانی نے کہا کہ یہ ملی کنونشن نہیں ملائی کنونشن ہے اور اس پر علماء قابض ہیں احتجاج کرنے کے لئے جو ڈیلیگیٹ ہال سے باہر جانا چاہتے تھے ان کو ہال سے باہر نہیں جانے دیا گیا اور دروازے بند کر دئے گئے ..... بحیثیت مجموعی کنونشن میں مسلمانوں کی فلاح اور بہبود کے لئے کوئی ٹھوس پروگرام نہیں پیش ہوا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جمعیۃ والوں کا مقصد صرف یہ تھا کہ حکومت ان سے مرعوب [illegible] کنونشن کا جواب [illegible] ملی کنونشن کے [illegible] کے نامہ نگار کو یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ اس کنونشن کے ذریعہ جمعیۃ العلماء [illegible] ایک بڑی رقم جمع کر لینا چاہتی تھی۔ لیکن توقعات کے برعکس جمعیۃ العلماء کو مسلمانوں سے زیادہ رقم نہیں مل سکی۔ جمعیۃ کے قائدین بڑے پریشان ہو گئے اور انہوں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ ڈیلیگیٹ حضرات کو اگر مسلم لیگ اور دہلی کی پنجابی مسلم برادری کھانے کی دعوت نہ دیتی تو شاید ان کو بھوکا ہی رہنا پڑتا ....."

(عوام ص۵ ۲۱/۷/۷۷)

اس تاریخ ساز ملی کنونشن کے بارہ میں مذکورہ اقتباسات پر کسی قسم کا تبصرہ کئے بغیر معلوم کیا جا سکتا ہے کہ یہ اقدام سوائے اس کے کہ چند افراد کی سیاسی منفعت، خود غرضی اور مطلب براری ہو قوم و ملت کے لئے کوئی بھی فائدہ مند و نتیجہ بخش ثابت نہیں ہوا ہے۔

تصویر کا دوسرا رخ

گویا کہ مسلمانوں کی بہبودی اور فلاح کے لئے اب تک کی گئی تمام کوششیں اور جدوجہد ناکام و نامراد ہی ہوتی رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے سے ہٹی ہوئی اس قسم کی کوششیں کس طرح کامیاب ہو سکتی ہیں۔

خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے اندر اجتماعیت یکجہتی اور اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کا واحد ذریعہ اعتصام بحبل اللہ قرار دیا تھا اور اس زمانہ میں حبل اللہ سے مراد سوائے خلافت اسلامیہ کے اور کچھ نہیں چنانچہ سیدنا حضرت رسول کریم صلعم فرماتے ہیں:۔

اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر فانھما حبل اللہ الممدود فمن تمسک بھما فقد تمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لھا

(ازالۃ الخفاء ص ۶۲)

یعنی میرے بعد تم ابوبکر اور عمر کی اقتداء کرو کیونکہ دونوں حبل اللہ (خدائی رسیاں) ہیں جس نے ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا اس نے قابل اعتماد چیز کو مضبوطی سے پکڑ لیا جو کبھی ٹوٹنے کی نہیں۔

چنانچہ آج جماعت احمدیہ اس حبل اللہ کے ساتھ وابستگی اختیار کرنے کی وجہ سے باوجود اس کے کہ مخالفت کے طوفانی تھپیڑوں کے زد میں آتی رہی اور حکومت کی سطح پر بھی اس کو نیست و نابود کرنے کے لئے بہت ساری کوششیں کی جاتی رہیں لیکن ید اللہ [illegible] الٰہی [illegible] وعدوں کے مطابق دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اور شاہراہ اسلام پر نہایت کامیابی سے تبلیغ اسلام کی عالمگیر مہم چلا رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کی عظیم روحانی سرگرمیوں اور عالمگیر روحانی کارناموں کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔

آج ہم دنیا میں یہ حقیقت دیکھ رہے ہیں کہ ایک طرف مسلمان حکمران جو اپنی دولت اور سرمایہ کو عیاشی میں پانی کی طرح بہا رہے ہیں۔ تو دوسری طرف ایک غریب اور کمزور جماعت اپنے خلیفہ کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے کبھی چندہ عام کے نام پر کبھی حصہ آمد کبھی وقف جدید کبھی تحریک جدید کبھی صد سالہ جوبلی فنڈ اسی طرح اور بھی کئی تحریکوں کے نام پر نہایت بشاشت قلبی اور شوق دل کے ساتھ کبھی بھی اپنی طبیعت پر کسی قسم کا کوئی ملال لائے بغیر اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے پیٹ کاٹ کر تبلیغ اسلام اور خدمت قرآن کے لئے خرچ کر رہے ہیں یہاں نہ کسی ملی کنونشن کے نام پہ کوئی تماشہ ہو رہا ہے اور نہ ہی چند حکومتی کرسیوں کا سوالی ہے اور نہ ہی کسی سیاسی جلب منفعت کی لالچ ہے۔

ایک طرف فرمانروائے مسقط بیس کروڑ روپے کے صرفہ سے اپنا شاندار و عالی شان محل تعمیر کروا رہا ہے اس کے لئے ہندوستان سے بذریعہ ہوائی جہاز پھولوں گھاس اور کیسر منگوایا جا رہا ہے دوسری طرف ایک مسلم حکمران کروڑوں روپے سے ایک ایسی موٹر کار بنوا رہا [illegible] جس کے [illegible] خالص سونے کے بنے [illegible] کے عیش و آرام سے بہرہ ور رہے [illegible] تصور سے ایک مخلص و ایماندار مسلمان شرم سے پانی پانی ہوا جاتا ہے۔ اور بعض حکمران تو ایسے ایسے عظیم محلات تعمیر کروا کر اور ان میں تعیش کے ایسے [illegible] کا منہ چڑھا رہے ہیں۔

لیکن اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ خلافت [illegible] نبوت [illegible] کی بیعت حاصل ہے [illegible] دنیا میں تبلیغ اسلام کا جال پھیلانے میں مصروف ہے جس کی تفصیل ساری دنیا جانتی ہے۔

غرضیکہ مسلمانوں کی تا قیامت رہنے والی دائمی ترقی کا دارومدار صرف اور صرف خلافت کے ساتھ وابستگی ہے۔ خلافت کے بغیر کی جانے والی ہر کانفرنس ہر کنونشن اور اس کا ہر "تاریخ ساز فیصلہ" ناکامی و نامرادی کے سوا اور کسی بات پر منتج نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ خدائی تقدیر اب خلافت حقہ احمدیہ کے حق میں فیصلہ دے چکی ہے۔

آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی حضرت مصلح موعودؓ کے ایک اقتباس پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں:۔

"تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت سے وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی"

(درس القرآن ص ۷۳)

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم قاضی ظہیر الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ مین پوری ضلع پور کھیڑہ ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں (۲) مکرم ڈاکٹر غلام احمد صاحب جو گاؤں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں ان کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے (۳) مکرم غفور احمد صاحب آف راٹھ کے بیماری سے شفا پانے اور مشکلات کے ازالہ کے لئے (۴) مکرم اکرام احمد صاحب احمدی آف راٹھ کاروبار میں ترقی اور قرض سے نجات پانے کے لئے (۵) مکرم کریم احمد خان صاحب پسر مکرم ڈاکٹر رفیع اللہ صاحب کی والدہ کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے (۶) مکرم عبد المجیب صاحب صدر جماعت احمدیہ بیماری سے شفا پانے کے لئے مشکلات کے ازالہ اور اولاد کے خادم دین اور مخلص احمدی بننے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں — ان سب دوستوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد قادیان

سائیکلوں پر "مین چین پٹنہ" اور "میٹر ھاسال" کا تبلیغی دورہ

۱۹۷۵ء میں قیامِ کیرنگ کے دوران خاکسار نے گیارہ افراد پر مشتمل ایک وفد کو ہمراہ لے کر سائیکلوں پر بہت سے دیہاتوں کا تبلیغی دورہ کیا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑا ہی کامیاب ہوا۔ لہٰذا امسال بھی دسہرہ کی تعطیل میں ایک وفد کے ساتھ خاکسار نے تبلیغی دورے کا پروگرام مرتب کیا۔ چنانچہ خاکسار اس سلسلہ میں مورخہ ۲۲ر اکتوبر کو یہاں سے روانہ ہوا۔ کیرنگ پہنچنے پر بعض ایسے ناگزیر حالات اور روکیں پیدا ہوگئیں کہ دُور دراز علاقوں کا دورہ کرنا ممکن نہ ہو سکا۔ تاہم مین چین پٹنہ اور میٹر ھاسال کا پروگرام بنا کر مورخہ ۲۴ر اکتوبر کو خاکسار مندرجہ ذیل خدام کو ہمراہ لے کر تبلیغ کیلئے روانہ ہوا۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب ایم بی بی ایس۔ ۲۔ مکرم سیف الرحمٰن صاحب بی۔ اے بی ٹی ڈی قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ ۳۔ مکرم علیم الدین خان صاحب بی اے۔ ۴۔ مکرم خالد احمد صاحب۔ ۵۔ مکرم روشن احمد صاحب۔ ۶۔ مکرم امیر خان صاحب۔

محترم عبد المطلب خان صاحب صدر جماعت نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور صبح آٹھ بجے ہم عازمِ سفر ہوئے اور دس بجے تک مین چین پٹنہ پہنچ گئے۔ یہ بستی جنگل کے اندر واقع ہے۔ جہاں خالصتہً عیسائی آبادی ہے۔ آج سے ایک صدی قبل پادری "مین چین" کے ذریعہ یہاں لوگ عیسائیت کو قبول کئے اور یہ بستی آباد ہوئی۔ گاؤں کے بیچ میں ایک شاندار گرجا گھر ہے۔ جہاں سے انجیل کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس بستی کے سامنے "کملا گنڈ" کے نام سے ایک ڈیم ہے۔ جس میں پانی کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے۔ بعض نے ہمارے یہاں آنے کی اغراض دریافت کئے۔ ہم گرجا کے برآمدے میں بیٹھ گئے۔ خاکسار نے جبرائیل مسیح سے کہا کہ ہمارے نوجوان عیسائیت کے بارہ میں کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ بتائیں کہ عیسائیت کی کیا تعلیم ہے۔ اور آپ نے عیسائیت کو کیوں قبول کیا ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ یسوع مسیح کی یہ تعلیم مجھے سب سے زیادہ پسند ہے کہ "میں پاپیوں کے پاپ دور کرنے آیا ہوں" اس پر خاکسار نے مختلف قسم کے سوالات شروع کردئے۔ اور گفتگو کا آغاز ہوا۔ اور کفارہ مسیح۔ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ الوہیت مسیح۔ اور تثلیث پر بڑی تفصیل کے ساتھ گفتگو ہوئی۔ ہر مسئلہ پر انجیلی دلائل اور حوالے پیش کر کے لاجواب کیا گیا۔ آخر میں خاکسار نے حضرت مسیح کے صلیب سے بچنے اور اپنی کھوئی بھیڑوں کے تلاش میں کشمیر تک آنے اور ۱۲۰ سال عمر پاکر فوت ہونے کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔

آخر میں جلسہ سالانہ کیرنگ پر آنے کی ہم نے دعوت دی۔ ہندی قرآن اور دیگر انگریزی ہندی لٹریچر پیش کئے۔ جس کو اُنہوں نے خوشی کے ساتھ قبول کیا۔ چائے سے ہماری تواضع کی۔ ۱½ بجے یہاں سے فارغ ہو کر ہم نے میٹر ھاسال کا رستہ لیا۔ کھانے اور نماز سے فراغت کے بعد میٹر ھاسال کی مسجد میں چلے گئے۔ جہاں ایک مولوی صاحب قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ بعد میں گفتگو ہوئی معلوم ہوا برما سے آکر یہاں امام الصلوٰۃ کا کام سر انجام دے رہے ہیں۔ تقریباً دو گھنٹہ تک اُن سے وفاتِ مسیح اور امام مہدی کے ظہور پر گفتگو ہوئی۔ مولوی صاحب ہماری ہر دلیل کے سامنے لاجواب ہوتے رہے۔ ہم نے اُن کو بھی لیٹریچر پڑھنے کو دیا۔ تو انہوں نے تعصب کی وجہ سے لیٹریچر لینے سے انکار کر دیا۔ اور ہمارے زور دینے اور سمجھانے پر کہا کہ ہمارے بڑے مولوی صاحب سے پہلے میں پوچھ لوں تب آپ کی کتابیں لونگا۔ مسجد کے صحن میں دو نوجوانوں سے تھوڑی دیر بات ہوئی۔ اُنہوں نے ہمارے لیٹریچر کو قبول کیا۔ اس کے علاوہ بعض دوسرے مسلمانوں کو لیٹریچر دیا گیا اور شام کو روانہ ہو کر رات کے ۹ بجے کیرنگ پہنچ گئے۔ دعا ہے خدا تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی میں برکت دے۔ اور قبول فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ شیخ عبد الحلیم مبلّغ انچارج کٹک۔

درخواستِ دُعا

خاکسار بہت ساری مشکلات، و پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میری مشکلات کے ازالہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار۔ غلام یٰسین کبیر با ہاٹیچر موضع تڈونہ۔

جماعتِ احمدیہ برلیشہ میں ماہانہ تربیتی و تبلیغی اجلاس

خدا کے فضل و کرم سے حسبِ سابق رمضان المبارک میں بھی ہمارا تربیتی اجلاس مورخہ ۱۱؍۹؍۷۷ کو بعد نمازِ مغرب ساڑھے چھ بجے مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ڈبل ایم اے کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ مکرم شہرائے عالم صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت کی تلاوت سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد مکرم محمد حفیظ صاحب احمدی نے خوش الحانی سے حضرت مسیح و مہدی علیہ السلام کا منظوم کلام سُنایا۔ اس کے بعد دو گھنٹے میں پانچ مقررین نے تقاریر کیں۔ چنانچہ

مکرم ماسٹر علی اکبر صاحب نے رمضان المبارک کی فضیلت کے عنوان پر تقریر فرمائی۔

مکرم محمد اسحاق لشکر صاحب نے وفاتِ مسیح علیہ السّلام اور دورِ حاضر کے مسلمانوں کے حالات پر تقریر کی۔ مکرم شہادت علی صاحب سیکرٹری مال برلیشہ نے روزوں کی حکمتیں بیان کیں۔

اس کے بعد خاکسار نے رمضان المبارک کی برکات سے احباب جماعت کو روشناس کرایا۔

اس کے بعد ایک احمدی بچی شاہدہ خاتون نے بنگلہ زبان میں نظم سنائی۔

پھر آخری صدارتی تقریر میں مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے لیلۃ القدر کی تشریح کتاب فتح اسلام کی روشنی میں بیان فرمائی۔ اور رمضان المبارک کی فضیلت بیان کی۔

اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ اور اس دُعا میں جو غیر از جماعت دس مختلف جگہوں سے آئے ہوئے دوست اجلاس میں شامل تھے وہ بھی شامل ہوئے۔ اور ایک دو ہندو دوست تھے وہ بھی شامل رہے۔ اس طرح اجلاس رات نو بجے برخواست ہوا۔

مقابلہ تلاوت، نظم و اذان:۔ مورخہ ۱۶؍۹؍۷۷ کو جماعتِ احمدیہ برلیشہ کے اطفال الاحمدیہ کے لئے مقابلہ تلاوت و نظم و اذان کا ایک دلچسپ پروگرام رکھا گیا۔ چونکہ اسپیکر کا انتظام تھا آس پاس کے ہندو۔ عیسائی اور غیر احمدی دوستوں پر بھی بہت اچھا اثر رہا۔ چنانچہ عید کے دن جن ہندو۔ عیسائی اور غیر احمدی بھائیوں کو دعوت دی گئی تھی۔ انہوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ آج تک مقامی مسلمانوں نے ایسا کوئی پروگرام اپنے بچوں کے لئے نہیں بنایا تھا۔ اُسی دن ان مقابلوں میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کو مکرم صدر صاحب جماعتِ احمدیہ برلیشہ کے زیرِ نگرانی انعامات تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

خاکسار۔ نور الاسلام مبلّغ سلسلہ۔

ماہانہ رپورٹ لجنات اماء اللہ بھارت

ہر لجنہ کا فرض ہے کہ مہینہ ختم ہوتے ہی اپنی ماہانہ رپورٹ دفتر لجنہ مرکزیہ کو بھجوائے تاکہ ان کے کام کا مرکز کو صحیح رنگ میں علم ہو سکے۔ جن لجنات نے رپورٹیں مرکز میں ارسال کیں اُن کے اسماء درج ذیل ہیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان۔

ماہ اگست ۱۹۷۷ء میں لجنات:۔ قادیان۔ سکندر آباد۔ مدراس۔ یادگیر۔ بنگلور۔ شیموگہ کانپور۔ رانچی۔ برہ پورہ۔ امروہہ۔ پنکال۔ بھدرک۔ کیندرہ پاڑہ۔ دھوان ساہی۔ اودے پور کٹیا۔ سرلونیا گاؤں۔ راٹھ۔ بڈھانوں۔ کوسمبی سونگھڑہ۔ جمشید پور۔

ناصراتُ الاحمدیہ:۔ بنگلور۔ شیموگہ۔ مدراس۔ سرلونیا گاؤں۔

ماہ ستمبر میں لجنات:۔ قادیان۔ حیدر آباد۔ سکندر آباد۔ مدراس۔ یادگیر۔ بنگلور۔ شیموگہ۔ شاہجہانپور۔ کانپور۔ کلکتہ۔ رانچی۔ کالیکٹ۔ چنتہ کنٹہ۔ ہبلی۔ ساگر۔ اودے پور کٹیا۔ پنکال۔ بھدرک۔ کرڈاپلی۔ کیندرا پاڑہ۔ دھوان ساہی۔ بھدرواہ۔ سرلونیا گاؤں۔ راٹھ۔ رسولپور۔ بھرتپورہ۔ برلیشہ۔

ناصراتُ الاحمدیہ:۔ قادیان۔ حیدر آباد۔ بنگلور۔ یادگیر۔ مدراس۔ سرلونیا گاؤں۔

ماہ اکتوبر میں لجنات:۔ حیدر آباد۔ یادگیر۔ رانچی۔ ساگر۔ بھدرک۔ کرڈاپلی۔ سکندر آباد۔

درخواستِ دُعا

برادرم مکرم وی عبد الرحیم صاحب بمبئی کی کاروباری مشکلات کے ازالہ اور ان کی صحتِ کاملہ کے لئے احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ رفیق احمد انسپکٹر تحریکِ جدید قادیان۔

نتیجہ امتحان دینی نصاب بابت سال ۱۳۵۶ ہش / ۱۹۷۷ء

کتاب فتح اسلام

امتحان دینی نصاب کتاب فتح اسلام کے نتیجہ کی آخری فہرست شائع کی جارہی ہے۔ خداتعالیٰ جملہ کامیاب ہونے والے احباب کو یہ کامیابی مبارک کرے اور علوم روحانیہ و جسمانیہ سے وافر حصہ عطا فرمائے جملہ امتحان دہندہ گان میں سے مندرجہ ذیل دوستوں نے اوّل، دوئم اور سوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

۱۔ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ سلسلہ ۹۵/۱۰۰ اوّل ۔ ۲۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر قادیان ۸۶/۱۰۰ دوئم ۔ ۳۔ مکرم ایس ڈی زین الدین صاحب پینگاڈی ۸۶/۱۰۰ دوئم ۔ ۴۔ مکرم پی محمود صاحب پینگاڈی ۷۶/۱۰۰ سوم ۔ ۵۔ مکرم مرزا منور احمد صاحب قادیان ۷۶/۱۰۰ سوم ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ سونگھڑہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم سید فضل نعیم صاحب	۶۰/۱۰۰
۲	〃 سید بوستان احمد صاحب	۴۷
۳	〃 سید رشید احمد صاحب	۶۱
۴	〃 سید انورالدین صاحب	۶۰
۵	مکرمہ سیدہ امۃ الرحیم صاحبہ	۴۳

بھدرک

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم نور محمد صاحب شاہ	۳۶
۲	مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ بنت [illegible]	۳۹
۳	مکرم وسیم احمد صاحب ولد 〃 〃	۵۹
۴	〃 شیخ اقبال محمد صاحب	۲۷
۵	مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ بنت قمرالدین صاحب	۶۰
۶	مکرم فیض احمد خان صاحب	۴۳
۷	〃 شیخ مبارک احمد صاحب	۴۲
۸	مکرمہ امۃ السلام ہاجرہ پروین صاحبہ	۵۰
۹	مکرم محمد اسد اللہ خان صاحب	۴۲
۱۰	〃 وسیم احمد خورشید صاحب	۵۴

ابراھیم پور

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم صغیر احمد شمیم صاحب	۳۸
۲	〃 شیخ حسام الدین صاحب	۴۳
۳	مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ	۴۵
۴	مکرم عبدالرحمن نعیم صاحب	۵۶

گانٹلہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم محمد فائز الدین صاحب	۳۳
۲	〃 شیخ شادمان صاحب	۴۳
۳	〃 محمد شمس الدین صاحب دائی	۴۱

کلکتہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے	۷۲
۲	〃 محمد عبداللہ صاحب	۷۰
۳	〃 عبداللہ جلال الدین صاحب	۶۶
۴	〃 غلام حیدر خان صاحب انجینئر	۵۵

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۵	مکرم محمد شمیم صاحب	۵۲/۱۰۰
۶	〃 ریحان احمد صاحب	۴۶
۷	〃 محمد اسماعیل صاحب اسیرہ	۴۰

[illegible]

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم محمد اکرام علی صاحب ملّا	۳۶
۲	〃 غلام علی صاحب ملّا	۴۸
۳	〃 اسحٰق لشکر صاحب	۶۵
۴	مکرمہ صوفیہ خاتون صاحبہ	۵۸
۵	مکرم محمد فضل الحق صاحب	۶۴
۶	〃 شاہد الرحمٰن صاحب	۴۷
۷	مکرمہ بیگم حمیدہ خاتون صاحبہ	۴۹
۸	〃 امۃ النصیر منصورہ صاحبہ	۶۰
۹	مکرم شہادت علی صاحب	۵۱
۱۰	〃 مجیب الرحمٰن صاحب	۴۱
۱۱	〃 ستان علی صاحب ستاد	۶۷

کرونا گپلی

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم پی اے محمد کنج صاحب	۷۳
۲	〃 اے عبدالرشید صاحب	۴۰
۳	〃 اے انور صاحب	۶۸
۴	〃 اے ابراہیم کنج صاحب	۶۰
۵	〃 کے اے نوشاد صاحب	۵۱
۶	〃 ایم ابوبکر صاحب کنجو	۵۰
۷	〃 اے محمد کنجو صاحب	۴۸
۸	〃 کے علی کنجو صاحب	۴۵
۹	〃 میدین کنجو صاحب	۴۴
۱۰	〃 کے محمد کنجو صاحب	۴۰
۱۱	〃 اے بشیر احمد صاحب	۳۳
۱۲	مکرمہ پی کے رابعہ بی بی صاحبہ	۶۳
۱۳	〃 ایم جمیلہ بی بی صاحبہ	۶۰
۱۴	〃 ایم فاطمہ بی بی صاحبہ	۵۸
۱۵	〃 بشریٰ بیگم صاحبہ	۵۶
۱۶	〃 ایم ہدایہ بی بی صاحبہ	۵۶
۱۷	〃 سی ایم رضیہ بی بی صاحبہ	۵۰
۱۸	〃 ایم زبیدہ بی بی صاحبہ	۵۰
۱۹	مکرمہ اے شمیمہ صاحبہ	۴۸/۱۰۰
۲۰	〃 کے رقیہ بی بی صاحبہ	۴۸
۲۱	〃 آسیہ بی بی صاحبہ	۴۴
۲۲	〃 سودا بی بی صاحبہ	۳۶

پینگاڈی

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم ایس ڈی زین الدین صاحب	۷۸
۲	مکرم پی محمود صاحب	۷۶/۱۰۰
۳	〃 سی ایچ عبدالقادر صاحب	۶۸
۴	〃 〃 〃 عبدالمجید صاحب	۵۵
۵	〃 این کنج احمد صاحب	۴۱
۶	〃 کے پی زبیر صاحب	۵۲
۷	〃 ایم رفیق احمد صاحب انور	۷۰
۸	〃 سلطان احمد صاحب	۵۰
۹	〃 کے عبدالرحمٰن صاحب	۵۰
۱۰	〃 سی ایچ عبدالشکور صاحب	۵۰
۱۱	〃 کے پی ہمزہ صاحب	۴۰
۱۲	〃 اے وی ابوبکر کویا صاحب	۴۵
۱۳	〃 پی ایم ابوبکر کویا صاحب	۴۰
۱۴	〃 پی عبدالرحمٰن صاحب	۳۴
۱۵	〃 کے پی اکبر شاہ صاحب	۳۳

پاری پاری گام

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم محمد یوسف صاحب شیخ	۳۵
۲	〃 محمد مقبول صاحب راتھر	۳۳
۳	〃 غلام نبی صاحب راتھر	۵۰

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ اب قریب آرہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں ۱/۱۰ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بر وقت سہولت کے ساتھ ہوسکے۔

لہٰذا جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو۔ اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔ اور فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کے والدین مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ مالی مشکلات کے ازالہ کے لئے نیز خاکسار کے خالو زاد بھائی محمود احمد کے سالانہ امتحان میں کامیابی کے لئے تمام احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ صغیر احمد طاہر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

۲۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں اُن کی صحت کاملہ کے لئے نیز مالی مشکلات کے ازالہ کے لئے تمام احباب سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ سید وسیم احمد صاحب شیر نیپا پوری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

۳۔ خاکسار کے والد صاحب کے کاروبار میں برکت و ترقی کے لئے نیز خاکسار کا ایک چھوٹا بھائی بی۔ کام سیکنڈ ائیر میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اُس اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کے لئے تمام احباب جماعت اور درویشانِ قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان۔

ضروری اعلان

بابت انتخاب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے بھارت کی تمام لجنات کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ پانچ سال یعنی جنوری ۱۹۷۸ء تا دسمبر ۱۹۸۲ء کے لئے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کے انتخاب کی کارروائی اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۲۷/۱۲/۱۹۷۷ کو عمل میں آئے گی۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل ضروری اُمور اور ہدایات مدِّنظر رکھنی ضروری ہیں:—

(۱)۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قادیان میں رہائش پذیر ہونا ضروری ہے۔

(۲)۔ انتخاب کے لئے تین نام پیش ہونے ضروری ہیں۔ تین سے کم نام نہیں ہونے چاہئیں۔ تین سے زیادہ ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بوقت انتخاب کم از کم تین نام پیش کئے جانے چاہئیں۔ اور پھر ووٹ لئے جائیں۔ (یہ ضروری نہیں کہ ہر لجنہ تین نام پیش کرے بیشک ایک ہی پیش کر دیں۔) خواہ باقی دو کو کوئی ووٹ بھی نہ ملے۔ لیکن قانون پورا کرنے کے لئے تین نام ضرور پیش کئے جائیں۔ اس کی وضاحت اس لئے کی جارہی ہے تا آنے والی نمائندہ اپنی لجنہ سے مشورہ کے بعد ایک سے زائد نام ذہن میں رکھ کر آئے۔

(۳)۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر یہ انتخاب اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہندوستان بھر سے اس موقع پر بیرونی لجنات کی ممبرات مرکز میں تشریف لاتی ہیں۔ اُمید کی جاتی ہے کہ اس سال ہر لجنہ کم از کم ایک نمائندہ شرکت کے لئے ضرور بھجوائے گی۔

(۴)۔ اگر کسی وجہ سے کسی لجنہ کی نمائندہ انتخاب کے موقع پر شرکت نہ کر سکے تو ایسی لجنہ اپنی رائے تحریری طور پر بذریعہ رجسٹری نومبر ۷۷ء کے آخر تک دفتر لجنہ مرکزیہ کے پتہ پر ضرور بھجوا دیں۔

(۵)۔ ہر لجنہ اپنی ممبرات کی تعداد کے لحاظ سے ہر پچیس ممبرات پر ایک نمائندہ چُن کر بوقت انتخاب مرکز میں بھجوا سکتی ہے۔ بیرونی لجنات سے اگر ممبرات کی تعداد کے مطابق زیادہ نمائندگان نہ آسکتی ہوں تو اس موقع پر کم از کم ایک نمائندہ ضرور آئے۔

(۶)۔ بیرونی لجنات جس کو اپنا نمائندہ بنا کر بھجوائیں اُسے اپنی لجنہ کی رائے سے آگاہ کر دیں۔ تاکہ انتخاب کے موقع پر وہ اُس ممبر کے حق میں ووٹ دے جس کے بارے میں اس کی لجنہ نے فیصلہ کیا ہو۔ اس نمائندہ کی اپنی ذاتی رائے نہیں ہونی چاہیئے۔

(۷)۔ ہر نمائندہ کے پاس اپنی صدر لجنہ مقامی کی تصدیقی چِٹھی ہونی چاہیئے کہ وہ اس لجنہ کی طرف سے بطور نمائندہ شرکت کر رہی ہے۔ ایسی تصدیق کے بغیر اُس کو شرکت کی اجازت نہیں ہوگی۔

امۃ القدوس
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت

مرمت مقامات مقدسہ

الدار یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانات جو مقدس اور تاریخی اہمیت کے حامل ہیں مرورِ زمانہ کے باعث اُن کی ضروری مرمت کا اہم مسئلہ اس وقت سامنے ہے۔ یہاں تک کہ اب صدیوں کے تعمیر شدہ کچھ مکانوں کی چھتیں اور دیواریں بارشوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی ہیں۔ جن کا تعمیر اور مرمت کرنا نہایت ضروری ہے۔ ہندوستان کی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و احسان ہے کہ انہیں احمدیت کے دائمی مقدس مرکز قادیان کی براہِ راست خدمت کے مواقع حاصل ہیں۔ اور وہ جب چاہیں اس تختگاہِ رسول کی زیارت سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ اس سہولت اور سعادت کا یہ تقاضا ہے کہ ہندوستان کے مستطیع احباب "مرمت مقامات مقدسہ" کی اہم ضرورت کو پورا کریں۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686. P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس کانپور
مکھنیا بازار ۴۲/۲۹

احمدیہ مسلم کیلنڈر بابت سال ۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸ء

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے شعبہ نشر و اشاعت کی طرف سے شائع ہونے والا کیلنڈر بابت سال ۱۳۵۷ ہش مطابق ۱۹۷۸ء طبع ہو کر آچکا ہے۔ یہ کیلنڈر نہایت عمدہ اور جاذب نظر چار رنگوں میں آرٹ پیپر پر ۲۷ × ۱۸½ انچ حجم کا ہے۔

کیلنڈر مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہے:—

۱۔ کلمہ طیبہ جلی حروف میں کیلنڈر کی پیشانی کو زینت بخش رہا ہے۔

۲۔ اُوپر کیلنڈر کے دائیں بائیں لوائے احمدیت اور منارۃ المسیح دکھائے گئے ہیں۔

۳۔ کیلنڈر کے وسط میں خانہ کعبہ کی بڑے سائز کی پُرکشش تصویر، اس تصویر کے دائیں بائیں ہالینڈ اور جرمنی میں جماعتِ احمدیہ کی تعمیر شدہ مساجد دکھائی گئی ہیں۔ مساجد کی تصاویر کے اُوپر احمدیت اور اسلام کے روشن مستقبل کے تعلق سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئیوں کا انگریزی ترجمہ درج ہے۔

۴۔ مذکورہ کیلنڈر میں تاریخوں کا حصہ چار چارٹس پر مشتمل ہے۔ ہر چارٹ پر تین تین مہینوں کی صاف اور روشن انگریزی ہندسوں میں تاریخیں درج ہیں۔ تاریخوں کے دائیں بائیں "اَلْقُدْرَۃُ لِلّٰہِ" اور "اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ" لکھ کر نیچے ہفتہ کے دنوں کے نام عربی، فارسی، انگریزی اور اُردو میں درج کئے گئے ہیں۔

۵۔ سرکاری اور جماعتی تعطیلات کو خاص رنگ میں نمایاں کر کے ہر تاریخ کے خانہ میں چھٹی کی وضاحت انگریزی زبان میں کر دی گئی ہے۔ تاریخوں کے ہر چارٹ کے نیچے اُردو اور انگریزی زبان میں کلام امام الزمان سے مختصر مگر نہایت درجہ باموقعہ اور فکر انگیز اقتباسات درج ہیں۔ مذکورہ چار چارٹس کے علاوہ پانچواں چارٹ جو ہجری شمسی تقویم کے مہینوں کی تفصیل مع وجہ تسمیہ اُردو اور انگریزی ہر دو زبانوں پر مشتمل ہے پیش کیا گیا ہے۔

احمدیہ کیلنڈر برائے سال ۱۳۵۷ ہش مطابق ۱۹۷۸ء جہاں دیگر کثیر خوبیوں اور فوائد کا حامل ہے وہاں یہ کیلنڈر تبلیغِ اسلام و احمدیت کا بھی عظیم ذریعہ ہے۔ اس غرض کے پیشِ نظر اس کیلنڈر کا ہر احمدی گھر میں دکانوں اور خاص پبلک مقامات پر آویزاں ہونا ضروری اور مفید ہے اس لئے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں کیلنڈر خرید کر فائدہ اٹھائیں۔

اگرچہ نظارت کے اخراجات زیادہ ہو گئے ہیں مگر تبلیغی اغراض کے پیشِ نظر اس کی قیمت صرف دو روپے (Rs. 2/-) مقرر کی گئی ہے۔

محصولِ ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ ایک سے زائد کیلنڈر منگوانے میں ڈاک خرچ کم پڑتا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اکھنڈ پاٹھ میں مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تقریر

مورخہ ۲۷ نومبر کو مقامی سکھ دوست جناب پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ کے ہاں اکھنڈ پاٹھ تھا۔ موصوف کی دعوت پر مقامی جماعت کے سرکردہ احباب نے شرکت کی۔ اور بھاٹیہ صاحب کی درخواست پر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے بھی گورو نانک جی اور اُنکی تعلیمات کے بارہ میں ایک مختصر تقریر کی۔ جس کو حاضرین کرام نے بہت پسند کیا۔ (نامہ نگار)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY.
MADRAS – 600004.
PHONE No. 76360.

قادیان میں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عید مبارک کا روحانی تحفہ!

قادیان ۲۲ر نبوت - آج مورخہ ۲۲ر نومبر ۱۹۷۷ء کو قادیان دارالامان میں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب پُر وقار مسنون طریق پر منائی گئی۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے اعلان کے مطابق عید کی نماز مَردوں نے مسجد اقصیٰ میں ادا کی جبکہ مستورات کے لئے مسجد مبارک اور دالان حضرت اماں جان رضی کی جگہ متعین کی گئی تھی۔ چنانچہ صبح ٹھیک ۹ بجے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے پہلے عید کا دوگانہ پڑھایا جس میں موجود احباب قادیان کے علاوہ باہر سے آئے ہوئے دوست جو محض عید کی مبارک تقریب کے لئے آئے تھے، شریک ہوئے۔ اس موقع پر خصوصاً کشمیری احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

نمازِ مسنونہ کے بعد محترم مولانا صاحب نے عید الاضحیہ کی مناسبت سے ایک جامع خطبہ دیا جس میں سب سے پہلے عید کی تعریف اور دیگر اقوام کے تہواروں کے ساتھ اسلامی تہواروں کا موازنہ کرتے ہوئے اُس فرق کو واضح کیا جو اسلامی عیدوں کا خصوصی اور امتیاز ہے۔ پھر آپ نے حضرت ابراہیم - حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بے نظیر قربانیوں کا مؤثر اور دلنشین انداز میں تفصیلی ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آج کا دن انہی بزرگوں کی قُربانیوں کی یاد تازہ کرتا ہے - اور ہمیں ان کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

دُوسرے خطبہ میں اجتماعی دُعا سے قبل محترم مولانا صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موصولہ عید مبارک کے روحانی تحفہ پر مشتمل تار کا ترجمہ سُنایا (جس کا متن اخبار بدر کی گذشتہ اشاعت مورخہ ۲۴ر ۱۱ میں شائع ہو چکا ہے۔) اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور جملہ مریضوں کیلئے دُعائے صحت کی تحریک فرمائی۔ اور آخر میں اجتماعی دُعا کرائی۔ دُعا کے بعد تمام احباب آپس میں معانقہ و مصافحہ کرتے ہوئے اور عید مبارک کا تحفہ دیتے ہوئے واپس لوٹے۔

◎ --- باہر سے آئے ہوئے تمام مہمانوں کی نماز عید سے فراغت کے بعد لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حسب سابق ضیافت کی گئی۔

عید کی قربانیاں سنتِ نبوی پر عمل کرتے ہوئے عید الاضحیہ کی نماز کے بعد عید کے تینوں روز ۸۱ جانور اجتماعی طور پر قربانی کے ذبح کئے گئے۔ (باہر کے اُن احباب کی خواہشوں کے مطابق جنہوں نے مرکز میں قربانی کے لیے قبل از وقت اطلاع دی تھی) اور ۱۸ جانور انفرادی طور پر ذبح کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ہم سب کو قربانی کی اصل روح کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے دوست

جو دوست جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے ہیں وہ اپنے واپسی سفر کے لئے ریلوے سیٹوں کی ریزرویشن کا انتظام جلسہ سالانہ کی معرفت کرواتے ہیں۔ ایسے دوست جو جلسہ سالانہ کے انتظام کے ماتحت سیٹوں کی ریزرویشن کروانا چاہتے ہوں وہ جلد از جلد مندرجہ ذیل کوائف سے اطلاع دیں اور رقم بھی بھجوا دیں۔

۱۔ سیٹوں کی تعداد ـــــ اور ـــ تاریخ سفر۔
۲۔ سفر کرنے والوں کے نام ـــ مع عمر۔
۳۔ کہاں سے کہاں تک کی ریزرویشن درکار ہے۔
۴۔ خرچ کا اندازہ کرکے رقم بھی ساتھ بھجوائیں۔

اُمید ہے احباب اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔ تاکہ خاطر خواہ انتظام کیا جاسکے ؛

افسر جلسہ سالانہ قادیان

جلسہ سالانہ پر آنے والے دوستوں کے لئے

ضروری ہدایات

خداوند تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ جلسہ سالانہ کے ایام قریب سے قریب تر آتے جا رہے ہیں جلسہ میں شمولیت کے لئے جہاں سینکڑوں افرادِ جماعت آتے ہیں وہاں بعض شر پسند اور ناپسندیدہ افراد کے آنے کا بھی احتمال ہوتا ہے۔ احباب جماعت کو اپنے فائدے کے لئے درج ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔

(۱) جملہ جماعتوں کے احباب کوشش کرکے اکٹھے سفر کریں۔ تا سفر میں سہولت رہے۔ اور جماعت کے ساتھ جو برکت ہوتی ہے اس سے بھی مستفید ہوں۔

(۲) اپنے ہمراہ صرف وہی سامان لائیں جو موسم کے لحاظ سے ضروری ہو۔ غیر ضروری سامان، کپڑے یا زیور نہ لائیں۔

(۳) اپنے جملہ سامان پر نام اور مکمل پتہ (جہاں سے روانہ ہوں اور جہاں ٹھہرنا ہو) کے لیبل گوند یا لیئی سے چسپاں کر دیں۔

(۴) گاڑی میں چڑھتے اور اُترتے وقت عجلت سے کام نہ لیں۔ مکمل حوصلہ، صبر اور سکون سے اپنا سامان گاڑی میں رکھیں۔ نیز یہ بھی خیال رہے کہ راستے میں بھی اپنے سامان سے غفلت نہ برتیں۔

(۵) بچوں کو زیور نہ پہنائیں۔ بلکہ مصنوعی زیورات کے استعمال سے بھی اجتناب کریں۔

(۶) اپنے بچوں کی ہر وقت نگہداشت رکھیں اور چھوٹے بچوں کو گم ہونے سے بچانے کے لئے بچہ کا نام مع ولدیت اور پورا پتہ لکھ کر یا تو بچے کی جیب میں ڈال دیں یا پھر اس کے بازو پر باندھ دیں۔

(۷) جب آپ ریلوے اسٹیشن یا بس کے اڈہ پر گاڑی سے اُتریں تو اپنے سامان کی اچھی طرح پڑتال کرنے کے بعد اسٹیشن یا اڈہ سے روانہ ہوں۔ اگر قلی کیا جائے تو راستہ میں بھی قلی پر نگاہ رکھیں۔

(۸) ہجوم میں جلد بازی عام طور پر نقصان کا باعث ہوتی ہے۔ اس وجہ سے جلسہ گاہ سے نکلتے وقت جہاں کہیں بھیڑ ہو پوری تسلی، اطمینان اور وقار سے کام لیں۔

(۹) اپنی جیب سے تمام روپیہ عام لوگوں کے سامنے نہ نکالیں۔ نہ ہی اپنے بٹوے کو ایسی جگہ پر لاپرواہی سے کھولیں جہاں تمام نگاہیں آپ کے بٹوے کا جائزہ لے سکیں۔

(۱۰) مستورات کو چاہیئے کہ سفر و حضر میں پردہ کا خاص طور پر اہتمام کریں۔

(۱۱) اگر کوئی شخص بدمزاجی سے پیش آئے یا کوئی لڑائی جھگڑا کرے تو آپ اس سے احتراز کریں اور اسے حکمت و دانائی سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔ اور نرمی اور محبت سے اُسے سمجھائیں۔

(۱۲) سفر کے دوران متواتر استغفار اور درود شریف اور مسنون دُعائیں پڑھتے رہیں۔ جلسہ کی کامیابی۔ بھارت کے استحکام اور اسلام کی ترقی کے لئے خاص طور پر دُعائیں کریں۔

(۱۳) جلسہ کے منتظمین سے تعاون کا خاص خیال رکھیں جو آپ کی سہولت اور آرام کے لئے شب و روز کوشاں ہوں گے۔

(۱۴) جلسہ کے اوقات میں اپنا وقت جلسہ گاہ میں گزاریں۔ تقاریر کے دوران بازار اور دکانوں میں نہ بیٹھیں۔

(۱۵) دوست ضرورت کے وقت دفتر امور عامہ میں تشریف لا سکتے ہیں ؛

ناظر امور عامہ قادیان

درخواست ہائے دُعا

۱۔ بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ محترم غلام ہادی صاحب بیدرک دو ہفتہ سے بخار سے پریشان ہیں۔

۲۔ اندرونِ ہند اور بیرون ممالک سے متعدد افراد کے بیمار ہونے کی اطلاعات آئی ہیں۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدرآباد اور مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس دونوں کو دل کے دورے ہوئے پہلے سے افاقہ ہے۔ مکرم کمال الدین احمد صاحب حیدرآباد کو بعد اپریشن افاقہ ہے۔ پاکستان میں والدہ ماجدہ مکرم محمود احمد صاحب مرزا مقیم فرینکفورٹ بیمار ہیں۔ احباب ان سب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (امیر جماعت احمدیہ قادیان)

ترسیلِ زر اور انتظامی اُمور کے متعلق مینیجر بدر کو اور مضامین کے بارہ میں ایڈیٹر بدر کو لکھیں